

## URDU NOVEL BANK

### حجاب ایک پہچان از قلم بنتِ خواہر مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے واٹس اپ یا  
visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com ای میل پر سینڈ کر دیں۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : [92 306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/002991756508)

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

صبح کی روشنی ہر سو پھیل چکی تھی۔ ایسے میں وہ صبح سویرے فجر کی نماز پڑھ کر کے قرآن پاک پڑھ رہی تھی کہ اتنے میں اس کی والدہ کمرے میں آتی ہیں ہیں: "کنز بیٹا! کیا کر رہی ہیں؟" امی نماز پڑھ کے ابھی فارغ ہوئی ہوں اور اب قرآن پاک پڑھ رہی تھی آپ کے آنے سے پہلے آپ کو کوئی کام تھا؟ کنز نے پوچھا۔ نہیں بیٹا مجھے کام تو کوئی نہیں تھا میں آپ کو یہ کہنے آئی تھی کہ آپ کا ناشتہ بن گیا ہے اور آج آپ کا یونیورسٹی میں پہلا دن ہے تو جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئیں ورنہ یونیورسٹی سے دیر ہو جائے گی۔ جویریا نے کہا۔ جی امی! بس پانچ منٹ میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ کنز نے کہا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

## URDU NOVEL BANK

ایک گھر کے خوبصورت کمرے میں ایک عالیشان بیڈ پر ایک خوبصورت اور بہت پیارا شہزادہ سویا ہوا ہے۔ کھڑی ناک، چھ فٹ سے نکلتا دراز قد، ستواں جسم، نیلی آنکھیں۔ "حیان بیٹا! اٹھ جاؤ، صبح ہو گئی۔ حوریہ نے پردے ہٹاتے ہوئے کہا۔ امی! کیا مسئلہ ہے۔ آپ تو سونے بھی نہیں دیتی۔ پانچ منٹ سونے دے اور۔ مگر بیٹا! آپ کو یونیورسٹی بھی جانا ہے۔ حوریہ نے کہا

اوکے آپ جائیں میں آتا ہوں۔ ٹھیک ہے بیٹا، جلدی آنا۔ حیان اٹھ کر الماری سے کپڑے لے کر واش روم چلا جاتا ہے۔ گڈ مارنگ! مام اور ڈیڈ۔ حیان نے نیچے آتے ہوئے کہا۔ گڈ مارنگ بیٹا! کیسی جا رہی ہے یونیورسٹی؟ اسامہ نے پوچھا۔ جی ڈیڈ! اچھی جا رہی ہے۔ موم مجھے ذرا جوس دیجیے گا۔ حیان نے کہا۔ یہ لو بیٹا۔ حوریہ نے کہا۔ اچھا موم اور ڈیڈ میں چلتا ہوں۔ بائے۔

موم اور ڈیڈ! گڈ مارنگ۔ حارث نے نیچے ناشتہ کی میز پر آتے ہوئے کہا۔ یہ گڈ مارنگ کیا ہوتا ہے بیٹا! سلام کرتے ہیں۔ مرتضیٰ نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ سوری ڈیڈ! آئندہ خیال رکھوں گا۔ حارث نے کہا۔ آج آپ جلدی اٹھ گئے بیٹا؟ لاریب نے پوچھا۔ جی موم! ایکچلی آج یونیورسٹی میں آج کچھ ایکسٹرا کلاس ہیں جس کی وجہ سے مجھے جلدی جانا پڑے گا۔ حارث نے کہا۔ اچھا بیٹا! آج جلدی گھر آ جانا ہمیں آج تمہارے چچا جان کے گھر بھی جانا ہے۔ کئی دن ہو گئے انہوں نے ہماری طرف چکر نہیں لگایا۔ ٹھیک ہے میں جلدی گھر آ جاؤں گا۔

یونیورسٹی پہنچ کر حادث حیان کو فون کرتا ہے۔ ہیلو! حیان تو کہاں رہ گیا ہے یار؟  
تجھے پتا ہے نہ کہ آج ہماری ایکسٹرا کلاس بھی ہے۔ یار حادث میں ابھی گھر سے  
نکلا ہوں۔ تو ٹینشن نہ لے میں جلدی آ جاؤں گا۔ حیان نے جواب دیا۔ اچھا میں  
انتظار کر رہا ہوں جلدی پہنچ۔ تھوڑی دیر بعد حیان پہنچ جاتا ہے۔ شکر ہے تو پہنچ  
گیا۔ اب جلدی چل ورنہ وہ کھڑوس سر کلاس میں آنے نہیں دے گا۔ حادث نے  
کہا۔ ہاں ٹھیک ہے چل۔ حیان نے کہا اور دونوں کلاس لینے کے لیے چل پڑتے  
ہیں۔

سر زوہیب کلاس میں لیکچر دے رہے ہوتے ہیں اتنے میں ایک لڑکی دروازے پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگتی ہے۔ سر کیا میں اندر آ سکتی ہوں؟ کنز نے پوچھا۔ نو! آپ اندر نہیں آ سکتی۔ کیا آپ کو کلاس کی ٹاء منگ نہیں پتا؟ سوری سر ایکچلی راستے میں ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ٹھوڑی دیر ہوگئی۔ آگے سے خیال رکھوں گی۔ کنز نے کہا۔ اوکے! آج وارننگ دے رہا ہوں۔ آگے کبھی ایسا ہوا تو اندر آنے کی اجازت نہیں ملے گی۔ شکریہ سر۔ کنز آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ جاتی ہے۔ لیکچر لینے کے بعد کنز اور حادیہ باہر گراؤنڈ میں آکر بیٹھ جاتی ہیں۔

کنزایار! آج تو تم بچ گئی ورنہ سر نے اندر نہیں آنے دینے تھا۔ آگے اب خیال رکھنا۔  
 حادیہ نے کہا۔ یار! میں کونسا جان بوجھ کر لیٹ آئی ہوں۔ اگر راستے میں ایکسیڈنٹ  
 نہ ہوا ہوتا اور راستہ بند نہ ہوتا تو کب کی پہنچ گئی ہوتی۔ کنزایار نے کہا۔ اچھا چلو کوئی  
 نہیں نیکسٹ خیال رکھنا۔ حادیہ نے کہا۔ چلو اب اگلے لیکچر کا ٹائم ہو گیا لیکچر لینے  
 چلیں۔ کنزایار نے کہا اور دونوں اگلا لیکچر لینے کے لیے چلی جاتی ہیں۔

یونیورسٹی سے آنے کے بعد ظہر کی نماز ادا کر کے حارث آرام کرنے کے لیے  
 کمرے میں چلا جاتا ہے۔ شام پانچ بجے اسکی ماما کمرے میں آتی ہیں۔ حارث! اٹھ  
 جاؤ بیٹا، آج کچھ دیر میں تمہارے چچا جان کے گھر بھی جانا ہے۔ لاریب نے کہا۔  
 جی ماما میں اٹھ گیا۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں کچھ دیر تک پھر نکلتے ہیں۔ حارث  
 نے جواباً کہا۔ ٹھیک ہے جلدی آنا۔ میں تب تک تمہارے ابو کو دیکھتی ہوں تیار  
 ہوئے یا نہیں۔ کچھ دیر بعد حارث تیار ہو کر نیچے آتا ہے۔ چلیں موم اور ڈیڈ؟  
 حارث نے پوچھا۔ ہاں بیٹا! بس یہ کچھ سامان رکھوا دوں۔ لاریب نے جواب دیا۔

## URDU NOVEL BANK

سامان رکھوانے کے بعد وہ گاڑی میں بیٹھ کر علی کے گھر جانے کے لیے نکل پڑتے ہیں

-----  
-----

علی کے گھر پہنچ کر وہ دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ کون؟ اندر سے کنزا نے پوچھا۔ بہٹا! میں تمہارا بڑا بابا ہوں۔ مرتضیٰ نے جواب دیا۔ کنزا دروازہ کھولتی ہے۔ السلام علیکم بڑے بابا! آئیں اندر آجائیں۔ السلام علیکم بڑی امی اور بھائی۔ کنزا نے سلام کیا۔ وا علیکم السلام! مرتضیٰ نے سر پر ہاتھ رکھا اور لاریب نے گلے لگایا۔ کنزا ان لوگوں کو لے کر اندر صحن میں چلی آتی ہے۔ کون ہے بیٹا؟ جویریہ نے کچن سے پوچھا۔ امی بڑے بابا اور بڑی ماما آئے ہیں۔ کنزا نے جواب دیا۔ جویریہ ہاتھ کپڑے سے صاف کر کے باہر آتی ہیں۔ السلام علیکم بھائی اور بھابھی! جویریہ



## URDU NOVEL BANK

دونوں کو سلام کرتی ہیں اور بھابھی کے گلے ملتی ہیں اور حارث کو پیار کرتی ہیں۔  
 وعلیکم السلام! بھابھی یہ علی کہاں ہے۔ کیا گھر پر ہے؟ مرتضیٰ نے جویریہ سے  
 پوچھا۔ جی بھائی! ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو آرام کر رہے تھے اپنے  
 کمرے میں۔ جویریہ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کنزا کو ابو کو کمرے سے بلانے  
 کا کہا۔ وہ اپنے ابو کے کمرے میں جا کر اپنے بڑے ابو لوگوں کا آنے کا بتاتی  
 ہے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کرنے کے لیے چلی جاتی ہے۔ علی باہر آکر سب کو  
 سلام کرتے ہیں اور بھائی کے گلے ملتے ہیں۔ مرتضیٰ علی سے صحت کے  
 بارے میں پوچھتے ہیں۔ علی اپنی صحت کے بارے میں بتاتے ہیں اور وہ اپنی نوکری  
 وغیرہ کی باتیں کرتے ہیں اور باتوں کے دوران وہ عثمان کے بارے میں پوچھتے  
 ہیں کہ وہ کہاں ہے تو علی اس کے ٹیوشن سنٹر کی جوب کا بتاتے ہیں کہ وہ  
 بچوں کو پڑھانے گیا ہوا ہے اور سات بجے گھر آتا ہے۔ وہ ابھی باتیں کر رہے  
 ہوتے ہیں کہ کنزا کھانے پینے کا سامان لاتی ہے اور ان کو سرو کرتی ہے۔ بیٹا!

## URDU NOVEL BANK

آپ کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے اور کونسی یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے؟ لاریب کنزا سے اس کی پڑھائی کے متعلق سوال کرتی ہے۔ بڑی ماما! میں نے حادثہ بھائی کی ہی یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے اور میری سڈی بھی اچھی جا رہی ہے۔ کنزا جویریہ کی باتوں کا جواب دیتی ہے۔ پھر دونوں خواتین اپنی باتیں میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ اسی اثنا میں سات بج جاتے ہیں اور عثمان گھر میں داخل ہوتا ہے اور سب کو صحن میں دیکھ کر سلام کرتا ہے۔ تایا ابو اسکو گلے سے لگاتے ہیں اور تائی امی سر پر پیار دیتی ہیں۔ پھر حادثہ جو کچھ دیر پہلے چھت پر کھلی ہوا کھانے کے لیے گیا ہوتا ہے وہ نیچے آتا ہے تو اس سے گلے ملتا ہے اور تھوڑی دیر وہاں بیٹھتا ہے۔ کچھ دیر بعد سب سے معذرت کر کے کمرے میں فریش ہونے کے لیے چلا جاتا ہے اور مرتضیٰ اب جویریہ سے گھر جانے کا کہتا ہے تو سب فورس کر کے کھانے کے لیے روک لیتے ہیں۔ اسی دوران کنزا کھانے کا انتظام کرنے کے لیے کچن میں چلی جاتی ہے۔ عثمان فریش ہو کر آتا ہے تو سب کھانے کی ٹیبل پر

## URDU NOVEL BANK

بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلتا ہے تو کنزرا سب کو لا کر چائے سرو کرتی ہے اور اپنی چائے لے کر وہیں امی کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔ بھی آج کھانا کھا کر تو مزہ آگیا۔ ہماری کنزرا ماشاء اللہ کھانا بہت اچھا بناتی ہے۔ مرتضیٰ چائے پینے کے بعد کنزرا کے بنے کھانے کی تعریف کرتے ہیں۔ رات کے نو بجے سب ابھی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں کہ حادثہ کو حیان کی کال آتی ہے اور وہ معذرت کر کے فون سننے کے لیے باہر چلا جاتا ہے۔ ہاں ہیلو حیان! کیسا ہے تو؟ یار میں ٹھیک ہوں۔ اصل میں سب دوست آج باہر جانے کا پلان کر رہے تھے تو میں نے سوچا تجھ سے بھی پوچھ لوں اگر تو فارغ ہے تو آ جا۔ حیان نے کہا۔ نہیں یار! آج تو میں نہیں آ سکتا کیونکہ چلو کے گھر آیا ہوا ہوں۔ تو ایسا کر تو چلا جا۔ میں پھر کبھی چلا جاؤں گا تم لوگوں کے ساتھ۔ حادثہ نے جواباً کہا۔ چل ٹھیک ہے۔ جیسی تیری مرضی۔ بائے۔ حیان نے کہا۔ ہاں سہی ہے۔ بائے۔ حادثہ نے جواباً کہا اور فون رکھ دیا۔ ساڑھے نو بجے مرتضیٰ اب گھر چلنے کے لیے کہتے ہیں

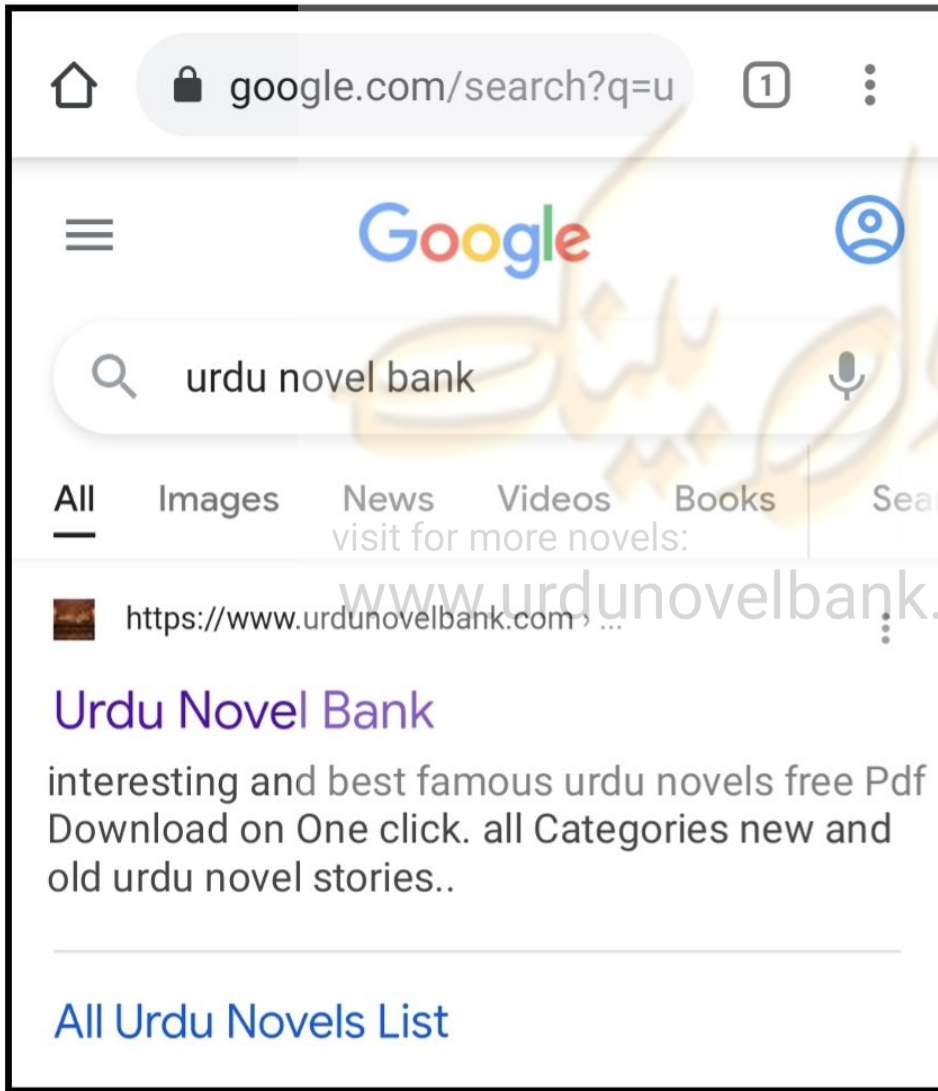
## URDU NOVEL BANK

تو حادث اور جویریہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے مل کر ان کو اپنے گھر آنے کی تلقین کر کے باہر گاڑی میں بیٹھ کر گھر کے لیے نکل جاتے ہیں۔

کچھ دنوں کے بعد یونیورسٹی میں ویلکم پاڑتی کی تیاریاں چل رہی ہوتی ہیں۔ حادیہ کنزا کو اس پاڑتی میں کسی چیز میں حصہ لینے کے لیے اصرار کرتی ہے۔ کنزش یار! تمہاری آواز اتنی پیاری ہے۔ تم بھی کسی چیز میں حصہ لو نا چاہے تقریر میں ہی حصہ لے لو۔ حادیہ نے کہا۔ نہیں یار! سوری اس دفعہ نہیں۔ اس بار دل نہیں کر رہا، اگلی دفعہ پکا لوں گی۔ کنزا نے کہا۔ چلو ٹھیک ہے۔ جیسی تمہاری مرضی لیکن اب کینٹین تو چلو نہ بہت بھوک لگ رہی ہے۔ حادیہ نے کہا اور دونوں کینٹین کی طرف چلی جاتی ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ  
www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

کینٹین میں پہنچ کر حادیہ کنزا سے پوچھتی ہے کہ وہ کل پارٹی پر کیا پہنے گی تو کنزا اس کو جواب دیتی ہے کہ وہ فراک پہنے گی اور پھر کنزا برگر لینے کے لیے شاپ پر جاتی ہے۔ کنزہ برگر اور جوس لے کر واپس آتی ہے تو اس کی ٹکر باب سے ہوتی ہے اور اس کے برگر نیچے گر جاتے ہیں اور جوس باب پر گر جاتا ہے تو باب اس سے لڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ اندھی ہو تم۔ تمہیں نظر نہیں آتا۔ جاہل۔ سارا جوس میرے کپڑوں پر گرا دیا۔ باب نے اس کی انسلٹ کرتے ہوئے کہا۔ سوری مجھ سے گلٹی سے گر گیا۔ میں معذرت چاہتی ہوں۔ کنزا نے کہا۔ سوری مائی فٹ! تم جیسے مڈل کلاس لوگوں کو پتا بھی ہے یہ کتنے کا ہے۔ تم لوگوں کی تو اتنی اوقات بھی نہیں یہ خریدنے کی۔ اتنی دیر میں حارث وہاں آتا ہے اور کنزا کے رونے اور لڑائی کی وجہ پوچھتا ہے تو حادیہ اس کو سب کچھ بتا دیتی ہے۔ کنزا! چپ ہو جاؤ اور رونا بند کرو گریبا۔ حارث کنزا کو چپ کرواتے ہوئے کہتا ہے اور پھر باب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کو کنزا سے بدتمیزی کرنی کی معافی مانگنے کو کہتا ہے۔



## URDU NOVEL BANK

رباب غصے سے معافی مانگتی ہے اور وہاں سے چلی جاتی ہے۔ حادثہ حیان کو اپنی کزن کی طبیعت کا بتا کر وہاں سے کنزا کو لے کر نکل جاتا ہے۔

آج یونیورسٹی میں پاڑتی ہوتی ہے لیکن کنزا کا کل کی ہوئی لڑائی کی وجہ سے پاڑتی میں جانے کا دل نہیں کر رہا ہوتا ہے اور اتنے میں حادیہ کی کال آتی ہے۔ السلام علیکم! جی ہادیہ بولو۔ کنزا نے کہا۔ وا علیکم السلام! یار آج پاڑتی میں کس کمر کا ڈریس پہن کر آرہی ہو تم؟ حادیہ نے پوچھا۔ نہیں یار میں پاڑتی میں نہیں آرہی ہوں۔ میرا دل نہیں کر رہا ہے۔ کنزا نے جواب دیا۔ یار یہ اچھا نہیں کر رہی ہو تم۔ اگر آج تم نہ آئی تو پھر مجھ سے بات مت کرنا۔ حادیہ نے کہا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں آتی ہوں۔ کنزا نے کہا۔ اوکے! میں انتظار کروں گی۔ حادیہ کہتی ہے۔

امی آپ کو پتا ہے میری نیلی رنگ کی فراک کہاں پڑی ہے۔ کنزا نے اپنی امی سے پوچھا۔ ہاں بیٹا! میں نکال کر دیتی ہوں۔ آؤ۔ اس کی امی نے کہا۔ یہ لو بیٹا! خیر ہے کہیں جا رہی ہو؟ جویریہ نے پوچھا۔ جی امی! آج یونیورسٹی میں پاڑتی ہے۔ وہیں

## URDU NOVEL BANK

جارہی ہوں۔ پہلے جانے کا پلان تو نہیں تھا لیکن ابھی حادیہ کا فون آیا ہے اور وہ میرے وہاں آنے کی ضد کر رہی ہے۔ کنزائے کہا۔ اچھا ٹھیک ہے لیکن جاؤ گی کیسے؟ امی میں حارث بھائی کو کال کر کے پوچھ لیتی ہوں اگر انھوں نے لے جانے کی ہامی بھر لی تو ان کے ساتھ ہی چلی جاؤں گی نہیں تو کیب کروالوں گی۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے بیٹا! تم پوچھ لو۔ اس کی امی نے کہا۔ وہ حارث کو فون کرتی ہے اور اس سے اس کو اپنے ساتھ لے جانے کا پوچھتی ہے تو وہ ہامی بھر لیتا ہے اور اس کو جلدی تیار ہو جانے کا کہتا ہے۔ وہ اس کو جلدی تیار ہو جانے کی یقین دہانی کرواتا ہے اور فون بند کر دیتی ہے۔ امی حارث بھائی نے کہا ہے کہ وہ ساتھ لے جائیں گے مجھے۔ میں اب تیار ہو جاتی ہوں۔ اس نے کہا

صبح کے گیارہ بجے وہ تیار ہو جاتی ہے۔ بلیو فراک میں ہم رنگ دوپٹہ لیے اور ہم رنگ حجاب پہنے، ہم رنگ چوڑیاں ایک کالائی میں پہنے اور دوسری کالائی میں ایک خوبصورت بریسلٹ پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ماشاء اللہ! میری بیٹی تو بہت



پیاری لگ رہی ہے۔ اللہ بری نظر سے بچائے۔ اس کی امی اندر کمرے میں آتی ہوئی کہتی ہیں۔ اتنی دیر میں باہر ہارن کی آواز آتی ہے تو اس کی امی کہتی ہیں کہ لو حارث بھی آگیا۔ اب آپ جلدی سے چلے جاؤ۔ کہیں دیر نہ ہو جائے۔ کنزہ باہر جاتی ہے اور اس کی امی بھی اس کے پیچھے باہر آتی ہے۔ حارث اس کی امی کو سلام کرتا ہے اور پیار لیتا ہے۔ پھر اس کے لیے گاڑی کا فرنٹ دروازہ کھول کر اس کو بیٹھنے کے لیے کہتا ہے۔ وہ گاڑی میں بیٹھتی ہے تو وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہے اور گاڑی سٹارٹ کر کے دونوں پارٹی کے لیے چلے جاتے ہیں۔

راستے میں حارث سڑک پر ریڈ سگنل ہونے کی وجہ سے گاڑی روکتا ہے۔ گریٹا! اپنی نظر اتاری تھی تم نے؟ حارث نے کہا۔ لیکن کیوں بھائی؟ کنزہ نے پوچھا۔ کیونکہ تم آج بہت پیاری لگ رہی ہو۔ حارث نے کہا۔ شکریہ بھائی! آپ بھی بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔ اتنی دہر میں ایک فقیر گاڑی کے پاس آتا ہے اور گاڑی کا شیشہ کھڑکا کر اللہ کے نام پر بھیک مانگتا ہے تو حارث اس کے اوپر سے پیسے وار

کر اس فقیر کو دے دیتا ہے اور وہ ان کو دعا دیتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔ سگنل کھلتے ہی حارث گاڑی آگے بڑھا کر لے جاتا ہے۔

یونیورسٹی پہنچ کر حارث گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے اور کنزا باہر نکلتی ہے۔ حارث کنزا کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے: گریبا! اگر تمہارا دل نہ لگا اور گھر جانے کا کیا تو مجھے کال کر دینا۔ میں چھوڑ آؤں گا لیکن اکیلی نہیں جانا۔ ٹھیک ہے بھائی! میں آپ کو کال کر دوں گی۔ کنزا نے کہا۔ چلو اب اندر چلیں۔ حارث نے کہا اور اس کو لے کر اندر کی جانب چل پڑتا ہے۔ کنزا کو اس کی دوست کے پاس چھوڑ کر حارث حیان کے پاس چلا جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

یار! تو آج کس کے ساتھ پارٹی میں آیا ہے؟ حیان حارث کے گلے ملتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے۔ یار! میری لٹل ڈول ہے اور میری پیاری بہن ہے وہ۔ مجھے بہت پیاری ہے میری کیوٹ ڈول۔ حارث کہتا ہے۔ پر یار! جہاں تک مجھے پتا ہے تو تو اکیلا ہے اور کوئی بہن بھائی نہیں ہے تیرا تو پھر یہ تمہاری بہن کیسے؟ تو حیان

## URDU NOVEL BANK

نے کہا۔ ہاں میں اکیلا بیٹا ہوں اپنے موم اور ڈیڈ کا اور یہ میرے چلچو کی بیٹی ہے۔ پورے خاندان میں اکلوتی بیٹی یہی ہے تو سب کو بہت عزیز ہے یہ۔ مجھے بہن کی بہت خواہش تھی جو اس نے پوری کر دی۔ یہ جب مجھ سے کوئی فرمائش کرتی ہے تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ میری اپنی سگی بہن ہے۔ حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ یار! مجھے تو تم دونوں کی بہن بھائی والی محبت دیکھ کر اچھا لگا۔ ہمیشہ ایسے ہی سلامت رہے یہ محبت۔ حیان نے کہا۔ آمین۔ حارث نے کہا۔

visit for more novels:

یار میرا دل نہیں لگ رہا۔ میں اس طرف بیٹھ رہی ہوں۔ تم نے آنا ہے تو آجاؤ۔ کنزا نے کہا۔ ٹھیک ہے چلو تھوڑی دیر کے لیے چلتے ہیں۔ حادیہ نے کہا۔ وہ دونوں پاڑی سے تھوڑی دور اک خاموش کونے پر چلے جاتے ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر وہ دونوں اندر کی طرف چل پڑتی ہیں۔ اندر اب باقاعدہ تقریب کا آغاز ہو جاتا ہے۔ سیج پر فرسٹ سمسٹر کے سٹوڈنٹ تقریب کا آغاز کرتے ہیں اور سب سے پہلے سیکنڈ سمسٹر کے سٹوڈنٹ کو تلاوت قرآن پاک کی دعوت دیتے ہیں۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ساتویں سمسٹر کے طالب علم کو نعت خوانی کی دعوت ہیں اور پھر پانچویں سمسٹر کے دو طالب علموں کو تقریر کے لیے بلاتے ہیں۔ اس کے بعد پرفارمنس کے لیے سٹوڈنٹس کو بلایا جاتا ہے۔ جب سٹوڈنٹس پرفارمنس کے لیے سیج پر آتے ہیں اسی وقت کنزرا اپنی جگہ سے اٹھ کر حادیہ کو بتا کر تھوڑی دور اک کونے میں کانوں میں ہینڈ فرمی لگا کر بیٹھ جاتی ہے۔ تقریب سے فارغ ہو کر حادیہ کنزرا کو کھانے کے لیے بلانے آتی ہے۔ کنزرا چلو یار! اب کھانا کھانے کے لیے چلیں۔ حادیہ نے کہا۔ کنزرا کے کانوں میں ہینڈ فرمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ اس کی آواز نہیں سنتی پھر وہ اس کو پکڑ کر

ہلاتی ہے اور کھانا کھانے کے لیے چلنے کو کہتی ہے۔ حادیہ اس کو ساتھ لے کر کھانے کے لیے چلی جاتی ہے۔

پارٹی کے اختتام کے بعد جب سب اپنے دوستوں سے مل کر گھر جا رہے ہوتے ہیں تو کنزا نقاب کرنے کے بعد حارث کو ڈونڈھ رہی ہوتی ہے۔ کچھ دیر ڈونڈھنے کے بعد وہ اس کو اپنے دستوں کے ساتھ کھڑا نظر آتا ہے تو وہ اس کی طرف چل پڑتی ہے۔ بھائی! گھر چلیں؟ اس کے پاس پہنچ کر وہ اس کو ہلاتی ہے اور گھر جانے کے بارے میں پوچھتی ہے۔ ہاں گریٹا! چلتے ہیں ابھی دو منٹ رکو بس۔

visit for more novels:  
www.urdunovelbank.com

حارث نے کہا۔ یار! اتنی پیاری لڑکی کون ہے تیرے ساتھ؟ نومان نے پوچھا۔ ارے یہ تو وہ ہی لڑکی ہے جس نے میرے اوپر جوس گرایا تھا پور گڑل۔ روباب نے طنزیہ کہا۔ روباب کی بات سن کر کنزا کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں جس کو دیکھ کر حارث کو غصہ آتا ہے۔ یہ جس کو تم پور گڑل بول رہی ہو نہ، یہ بہن ہے میری۔ میری گریٹا ہے یہ۔ بھائی کی شہزادی۔ اس دن بھی تمہیں وارن کیا تھا روباب لیکن

## URDU NOVEL BANK

تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتی۔ حارث نے غصے سے روباب کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ روباب ایسے کسی سے بات نہیں کرتے۔ سوری بولو حارث کی بہن کو۔ حیان نے روباب سے کہا۔ سوری اور اس سے، کبھی بھی نہیں۔ روباب نے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ سوری یار۔ اس کی طرف سے میں معافی منگتا ہوں۔ تو ناراض مت ہونا۔ حیان نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ نہیں کوئی بات نہیں۔ آپ معافی مانگیں۔ بھائی چلیں۔ کنزا سے حیان سے کہا اور پھر حارث کو اب جانے کا پوچھا۔ ہاں گریبا! چلو۔ حارث نے کہا۔ حارث حیان اور نومان سے گلے ملتا ہے اور کنزا کو لے کر چلا جاتا ہے۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اگلے دن یونیورسٹی میں کنزا اور حادیہ لیکچرز لینے کے بعد گراؤنڈ میں بیٹھی ہوتی ہیں اور آپس میں باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ یار! کل تم کتنی پیاری لگ رہی تھی۔ حادیہ کنزا کی تعریف کرتے ہوئے کہتی ہے۔ شکریہ! لیکن تم بھی پیاری لگ رہی تھی۔ کنزا حادیہ سے کہتی ہے۔ یار! مجھے ایک بات پریشان کر رہی ہے کل سے۔ حادیہ

## URDU NOVEL BANK

نے کہا۔ کونسی؟ کنزا نے پوچھا۔ یار کل پاڑتی تھی اور سب نے ڈوپٹے گلے میں لیے ہوئے تھے لیکن تم واحد لڑکی تھی جس نے حجاب کیا ہوا تھا۔ میں نے کئی لڑکیوں کو دیکھا ہے جو عام روٹین میں تو حجاب کرتی ہیں لیکن جب فنکشن آتا ہے کوئی تو ان کے ڈوپٹے گلوں میں ہوتے ہیں، جبکہ تم نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں؟

حادیہ نے کہا۔ یار! میں تمہیں تمہارے سوال کا جواب دوں گی لیکن اس سے پہلے تم مجھے میرے کچھ سوالوں کا جواب دو۔ کنزا نے کہا۔ ہاں! پوچھو۔ حادیہ کہتی ہے۔ حادیہ دنیا میں ایسا کونسا گھر ہے جس کو ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔ کنزا سوال پوچھتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے خانہ کعبہ! تم اتنا عام سا سوال کیوں پوچھ رہی ہو۔

حادیہ نے کہا۔ اچھا تو پھر یہ بتاؤ کہ اس کو ڈھانپ کر کیوں رکھا جاتا ہے؟ دنیا میں اور بھی تو پیاری اور خوبصورت عمارتیں ہیں۔ ان پر کیوں نہیں غلاف چڑھایا جاتا؟ کنزا نے پوچھا۔ اممم! کیونکہ وہ ایک مقدس جگہ ہے اور اس کو گندگی، گرد اور مٹی سے بچانے کے لیے ڈھانپا جاتا ہے۔ حادیہ نے جواب دیا۔ اچھا ایک اور سوال



## URDU NOVEL BANK

ہے۔ دنیا میں بہت سی کتابیں ہیں تو وہ کونسی کتاب ہے جس کو ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔ کنزا نے سوال پوچھا۔ قرآن پاک! وہ کتاب ہے جس کو ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔ حادیہ نے کہا۔ لیکن اس سب کا میرے سوال سے کیا تعلق ہے؟

حادیہ نے پوچھا۔ تعلق ہے اس لیے پوچھ رہی ہوں۔ کنزا نے جواباً کہا۔ اور وہ کیا ہے؟ حادیہ نے کہا۔ وہ یہ ہے کہ دیکھو! جس طرح خانہ کعبہ مقدس عمارت ہے تو اس کو گرد اور مٹی وغیرہ سے بچانے کے لیے غلاف چڑھایا جاتا ہے اور قرآن پاک ایک مقدس کتاب ہے سب کتابوں میں اس لیے اس کو بھی ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتیں دنیا کی دنیا کی تمام عورتوں میں سے ایسی عورتیں ہیں جن کو اللہ نے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ کنزا نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔ یار! مجھے کچھ اور بھی بتاؤ نہ اس بارے میں۔ حادیہ نے کہا۔ حجاب (عربی) اور پردہ (فارسی) زبان کا لفظ ہے۔ ان دونوں کے معانی ایک جیسے ہیں۔ اس کا مطلب ہے: حجاب، پردہ، شرم اور حیا۔ غرض اس کے بہت سے معانی



## URDU NOVEL BANK

ہیں اور اس کے مفہوم ہیں۔ عورت کا نام محرم، اجنبیوں اور غیر مردوں سے پردہ کرنا اور خود کو چھپا کر رکھنا "عورت کا پردہ" کہلاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس کا اتنا اہتمام نہیں کیا جاتا تھا لیکن بعد میں جیسے جیسے مسلمانوں کا تہذیب و تمدن قائم ہوتا گیا ویسے ویسے اس کے متعلق احکامات نازل ہوتے گئے۔ قرآن پاک میں حجاب کا لفظ سات مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ایک حدیث کے مطابق موت کو بھی حجاب قرار دیا گیا ہے۔ حجاب کا اولین حکم قرآن پاک کی وہ آیت کریمہ قرار پائی جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو مخاطب کر کے فرمایا:

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہ دو کہ اپنے اوپر چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا لریں۔ یہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ (سورہ احزاب)

اس کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں لیکن ان میں سے ایک یہ ہے:

ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہ) آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ اتنے میں ایک ابن مکتوم، رضی اللہ عنہ (ایک نابینا صحابی) آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس آئے اور آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، کیا یہ نابینا نہیں؟ نہ وہ ہمیں دیکھیں گے اور نہ ہمیں پہچانے گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے جواب دیا: کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ہوں۔ (ترمذی)

کنزاً نے بہت خوبصورتی سے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اس لیے اللہ کو خوش کرنے کے لیے میں حجاب کرتی ہوں اور اب میری ایک خواہش بھی ہے کہ میری دوست بھی پردہ کرے۔ کنزاً نے کہا۔ ان شاء اللہ یار! میں پوری کوشش کروں گی تمہاری بات پر عمل کر سکوں۔ حادیہ نے کہا۔ اب آگے کسی بھی مدد کی ضرورت

ہو تم بلا جھجک مجھ سے پوچھ سکتی ہو۔ کنزا نے کہا۔ اچھا چلو! اب لیکچر کا ٹائم ہو گیا۔ وہ لینے چلیں۔ کنزا نے کہا اور حادیہ اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور دونوں لیکچر لینے کے لیے چلی جاتی ہیں۔

مرتضیٰ کمرے میں بیڈ پر بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں لاریب کمرے میں آتی ہیں اور بیڈ پر آکر بیٹھتی ہیں۔ ہاتھوں اور پاؤں پر لوشن لگاتے ہوئے سوچوں میں ڈوبی ہوتی ہیں۔ مرتضیٰ لاریب کو سوچوں میں ڈوبے دیکھ کر اس کو مخاطب کرتے ہیں۔ لاریب! کیا بات ہے۔ آپ کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہیں؟ مرتضیٰ نے لاریب سے پوچھا۔ کچھ نہیں۔ لاریب نے کہا۔ نہیں کچھ تو ہے۔ آپ بتا دیں گی تو پریشان نہیں ہوں گی۔ مرتضیٰ نے کہا۔ میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ ہم حادث کی سنگنی کنزا سے کر دیں کیونکہ وہ مجھے بہت زیادہ عزیز ہے اور بیٹی کی کمی بھی پوری ہو جاتی ہے اس کے ہونے سے۔ لاریب نے کہا۔ بات تو آپ کی ٹھیک ہے لیکن ابھی تو ان کی پڑھائی چل رہی ہے۔ ایسے میں کچھ مناسب نہیں

لگ رہا مجھے۔ مرتضیٰ نے کہا۔ تو ہم کونسا شادی کر رہے ہیں۔ ابھی صرف منگنی ہی کریں گے۔ شادی بعد میں ہو جائے گی۔ لاریب نے کہا۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو صبح حارث سے بات کریں گے اس بارے میں۔ ابھی آپ بھی سو جائیں۔ میں بھی سونے لگا رہا ہوں۔ لاءٹ بند کر دیجیے گا۔ مرتضیٰ نے کہا اور دونوں سونے کے لیے لیٹ گئے۔

اگلی صبح ناشتے کی ٹیبل پر حارث اپنے والدین کے ساتھ ناشتہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ حارث جوس پی رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں اس کے والد اپنی بیوی کے اشارہ کرنے پر اس سے بات کرتے ہیں۔ حارث بیٹا! اگر تمہارے پاس ٹائم ہے تو تھوڑی دیر کے لیے سڈی روم میں آکر میری بات سننا۔ مرتضیٰ کہتے ہیں۔ جی ابو! میں آتا ہوں۔ حارث نے کہا۔ وہ ناشتہ کرنے کے بعد اٹھ کر سڈی روم میں چلے جاتے ہیں۔ حارث ناشتہ کرنے کے بعد ان کے پاس آتا ہے۔ گارث دروازے کو ناک کرتا ہے۔ ابو! میں آ جاؤں؟ حارث نے پوچھا۔ ہاں بیٹا! آ جاؤ۔

## URDU NOVEL BANK

مرتضیٰ نے کہا۔ جی ابو! آپ نے کوئی ضروری بات کرنی تھی؟ حارث نے پوچھا۔  
 ہاں بیٹا! آؤ بیٹھو۔ مرتضیٰ نے کہا۔ جی ابو۔ حارث اتنا کہ کر پاس پڑے صوفے پر  
 بیٹھ جاتا ہے۔ بیٹا! میں اور تمہاری ماں تمہاری شادی کے بارے میں سوچ رہے  
 تھے۔ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ مرتضیٰ نے پوچھا۔ ابو بات تو آپ کی  
 ٹھیک ہے لیکن ابھی میری پڑھائی چل رہی ہے اور فور سمسٹر ہوئے ہیں۔ اتنی  
 جلدی شادی کا خیال آپ کو کیوں آیا۔ حارث نے کہا۔ بیٹا! آپ کی بات تو ٹھیک  
 ہے لیکن ہم چاہتے تھے ابھی تمہاری منگنی یا نکاح کر دیتے ہیں اور شادی پڑھائی  
 کے بعد ڈھوم ڈھام سے کریں گے۔ مرتضیٰ نے کہا۔ ابو چلیں اگر آپ کی بات مان  
 بھی لیں تو لڑکی کہاں سے آئے گی؟ حارث نے کہا۔ بیٹا! لڑکی ہماری نظر میں  
 ہے۔ بس تم اپنی بات کرو۔ مرتضیٰ نے کہا۔ ایسی کونسی لڑکی ہے؟ ذرا مجھے بھی تو  
 پتا چلے۔ حارث نے کہا۔ کنزا کے ساتھ آپ کی شادی کا سوچ رہے ہیں۔ ہم سوچ  
 رہے ہیں کہ نکاح ابھی کر دیتے ہیں اور رخصتی اس کی پڑھائی مکمل ہونے کے

بعد رکھ دیں گے۔ مرتضیٰ نے کہا۔ ابو میں معذرت چاہتا ہوں۔ پہلے نمبر پر تو میں شادی ہی نہیں کرنا چاہتا ابھی اور دوسرے نمبر پر میں اگر شادی کے لیے مان بھی تو کنزا سے شادی تو بالکل نہیں کروں گا۔ میں اس کو اپنی بہن مانتا ہوں۔ میری کوئی سگی بہن نہیں ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں جو کنزا سے سگی بہن والا رشتہ بنایا ہے وہ بھی چھوٹ جائے۔ حارث نے کہا۔ بیٹا! لڑکی اچھی ہے کنزش۔ میں اور تمہاری ماں چاہتے تھے کہ وہ ہمارے پاس ہماری بیٹی بن کر آجائے۔ اس سے وہ ہماری نظروں کے سامنے بھی رہے گی اور ہمیں سکون بھی مل جائے گا۔ اب اگر کل کو کسی اور کو بھی لے کر آتے ہیں تو پتا نہیں وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کر گی۔ مرتضیٰ نے حارث کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ابو! آپ فکر نہ کریں۔ جو بھی اس گھر میں میری بیوی بن کر آئے گی وہ آپ کو بیٹی کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گی لیکن کنزا نے شادی کا خیال آپ اپنے ذہن سے نکال دیں۔ میں اس سے شادی نہیں کروں گا اور اگر کرنی بھی ہوئی تو اپنی

## URDU NOVEL BANK

مرضی سے کروں گا۔ حارث نے کہا۔ چلو ٹھیک ہے! جیسی تمہاری مرضی۔ مرتضیٰ نے کہا۔ میں چلتا ہوں اب یونی کے لیے دیر ہو رہی ہے اور ایک دفعہ پھر معافی مانگتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں میری باتوں سے آپ کا دل دکھا ہو گا۔ حارث نے کہا۔ نہیں کوئی مسئلہ نہیں۔ جس میں تم خوش اس میں ہم خوش۔ اب جاؤ اس سے پہلے دیر ہو جائے۔ مرتضیٰ نے

حارث سے کہا۔ جی ابو۔ حارث کہتا ہے اور اپنے ابو کے گلے مل کر یونی جانے کے لیے نکل جاتا ہے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وقت بہت تیزی سے گزر گیا تھا۔ وقت کونسا کسی کے لیے رکتا ہے اور کسی کا انتظار کرتا ہے۔ چھ مہینے گزر چکے تھے۔ حارث اور حیان چھٹے اور کنزا اور ہادیہ فور

## URDU NOVEL BANK

سمسٹر میں آچکے تھے۔ کنزا کی کلاس میں آج ایک نئی لڑکی داخل ہوتی ہے جو کہ ماءِ یگریشن کروا کر آئی ہوتی ہے۔ سر کلاس میں داخل ہوتے ہیں تو سب سٹوڈنٹس احترام میں سلام کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سٹ ڈاؤن سٹوڈنٹس! آج میں آپ کا انٹروڈکشن ایک نئی لڑکی سے کروانے والا ہوں جو آج ہی ماءِ یگریشن کروا کر یونیورسٹی آئی ہے سر نسیم نے کہا اور اس لڑکی کی طرف اشارہ کر کے اس کع کھڑے ہونے کے لیے کہا: بچے! آپ کھڑے ہو جاؤ اور سب کو اپنا تعارف کرواؤ۔ وہ لڑکی کھڑی ہوتی ہے اور سب کو اپنا تعارف کرواتی ہے۔ اس کے تعارف کروانے کے بعد سر کلاس کو لیکچر دیتے ہیں اور پھر لیکچر ختم ہونے پر سب باہر نکل جاتے ہیں۔



ہادیہ اور کنزا کلاس سے باہر آتی ہیں تو ہادیہ اس لڑکی کے بارے میں ہی بات کر رہی ہوتی ہے۔ یار! وہ لڑکی کتنی پیاری تھی جو آج کلاس میں آئی ہے۔ ہادیہ نے کہا۔ ہاں! ماشاء اللہ! بہت پیاری تھی وہ۔ کنزا نے ہادیہ کی ہاں میں ہاں ملائے ہوئے کہا اور ہادیہ کو کچھ کھانے کو لانے کے لیے کہا۔ ہادیہ ابھی اپنی جگہ سے اٹھتی ہی ہے کہ اتنی دیر میں وہ لڑکی ان کے ٹیبل کے پاس آتی ہے اور ان سے سلام لیتی ہے۔ السلام علیکم! مجھے آپ دونوں سے ایلچلی بات کرنی تھی۔ اس نے کہا۔ جی ضرور۔ بتائیں آپ کو کیا بات کرنی تھی۔ ہادیہ نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اصل میں میں آپ دونوں سے دوستی کرنا چاہتی ہوں کیونکہ آپ دونوں مجھے باقی سب لوگوں سے الگ لگے ہو اور آپ دونوں حجاب بھی لیتے ہو تو میں صرف آپ لوگوں کے ساتھ ہی کنفرٹیبل محسوس کر سکتی ہوں۔ باقی کہیں بھی جاتی ہوں تو لوگ میرے حجاب کا مذاق اڑاتے ہیں جو مجھے اچھا نہیں لگتا تو کیا آپ لوگ مجھ سے دوستی کرو گے۔ اس لڑکی نے کہا۔ ہمیں منظور ہے لیکن آپ

## URDU NOVEL BANK

نے اپنا نام تو بتایا ہی نہیں۔ کنزا نے کہا۔ اوہ سوری! میں باقی باتیں پڑ کر میں نام بتانا بھول گئی۔ میرا نام اریبہ ہے اور میں آپ کی کلاس میٹ ہوں۔ اریبہ نے کہا۔ آپ سے مل کر اچھا لگا اریبہ۔ کنزا نے کہا۔ تو اس کا مطلب ہوا ہم آج سے دوست ہیں۔ ہیں ناں؟ ہادیہ نے کہا۔ ہاں بالکل ہم آج سے دوست ہیں۔ کنزا اور اریبہ نے اکٹھے کہا۔ تو پھر اس خوشی میں آج کا برگر میری اور بوتل کنزش کی طرد سے۔ ہادیہ نے کہا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ اب جاؤ اور جلدی سے کھانے کو لے کر آؤ۔ کنزا نے کہا۔ ہادیہ کھانے کے لیے برگر لانے کے لیے چلی جاتی ہے۔

visit for more novels:

-----  
www.urdu-novelbank.com  
-----

-----

چھٹی ہونے کے بعد ہادیہ، کنزا اور اریبہ ایک ساتھ چلتی ہوئی گیٹ کے پاس آتی ہیں۔ اریبہ، کنزا اور ہادیہ سے گلے مل کر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلی جاتی ہے۔

## URDU NOVEL BANK

ہادیہ اور کنزا اپنے گھر جانے کے لیے ڈراء پور اور بھائی کے آنے کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں کہ اتنے میں حادث کنزا کو دیکھ کر اس کے پاس آتا ہے اور اس کو اپنے ساتھ گھر جانے کا کہتا ہے۔ گریٹا! ابھی تک گھر نہیں گئی؟ حادث نے کہا۔ بھائی! ابھی تک عثمان بھائی نہیں آئے جس کی وجہ سے میں گھر نہیں گئی۔ کنزا نے کہا۔ چلو ایک کام کرتے ہیں تم میرے ساتھ آجاؤ۔ میں اپنی گریٹا کو گھر بھی چھوڑ دیتا ہوں اور امی سے بھی ملوا دیتا ہوں۔ وہ ویسے بھی شکایت کر رہی تھیں کہ جب سے یونیورسٹی شروع ہوئی ہے کنزش ہمارے گھر بہت کم آتی جاتی ہے۔ میرا تو دل اداس ہو گیا ہے۔ اب بھی دیکھو ایک ہفتہ ہو گیا وہ نہیں آئی ہمارے گھر مجھے اتنا یاد آرہی ہے۔ حادث نے کنزا کو کہا۔ اچھا ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں لیکن آپ کے دوست؟ کنزا نے کہا۔ بیٹا! وہ بھی ہمارے ساتھ ہوگا اور وہ آپ کو کچھ نہیں کہے گا اور نہ اس کو برا لگے گا۔ اب جلدی سے آپ گاڑی میں بیٹھو تاکہ ہم گھر جانے کے لیے نکلیں۔ حادث نے کہا۔ جی سہی ہے۔ کنزا

نے کہا اور ہادیہ سے مل کر حادث کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کے لیے چلی جاتی ہے۔

-----

-----

-----

یار سوری! میں لیٹ ہو گیا۔ اصل میں کنزا کو لینے چلا گیا تھا۔ عثمان کو آج تھوڑی دیر ہو جانی تھی تو میں نے اس سے کہا کہ میں لے آتا ہوں۔ کنزا کو اب وہ بھی ہمارے ساتھ جائے گی۔ تجھے کوئی پرالیم تو نہیں ہوگی۔ حادث فی حیان سے کہا۔ نہیں مجھے کیا پرالیم ہونی ہے۔ حیان نے کہا۔ حادث گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر کنزا کو بیٹھاتا ہے اور پھر گھوم کر خود دروازہ یونگ سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے۔ گاڑی سٹارٹ کر کے وہ لوگ گھر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

حیان کو گھر چھوڑنے کے بعد حارث کنڑا کو اپنے گھر لے جاتا ہے اور عثمان کو فون کر دیتا ہے کہ کنڑا آج شام تک ان کے پاس رکے گی تو وہ گھر میں بتا دے تاکہ کوئی پریشان نہ ہو۔ گھر میں داخل ہو کر حارث اپنی امی کو آواز دیتا ہے۔ امی! ماما! آپ کہاں ہو؟ دیکھیں تو کون آیا ہے آج ہمارے گھر۔ حارث اپنی امی سے کہتا ہے۔ ارے ماشاء اللہ! یہ تو ہمارے گھر کی رونق آئی ہے ہمارے پاس۔ لاریب نے کہا اور اس کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا۔ حارث بتا دو اپنی بہن کو۔ میں اس سے بات نہیں کرتی۔ لاریب نے کہا۔ اوہ تو اس کا مطلب بڑی امی ناراض ہیں مجھ سے تو میرے ساتھ بات بھی نہیں کریں گی تو میں ایسا کرتی ہوں واپس چلی جاتی ہوں۔ میرا تو دل آج میری بڑی امی کے ساتھ باتیں کرنے کا تھا۔ حارث بھائی آپ

## URDU NOVEL BANK

مجھے واپس چھوٹ آئیں۔ کنزش نے مصنوعی اداسی سے کہا۔ ارے میں نہیں ناراض۔ میں تو اپنی بیٹی سے خوب باتیں کروں گی۔ اس سے پہلے تم دونوں فریش ہو کر آ جاؤ۔ میں تب تک کھانا لگواتی ہوں۔ لاریب نے ان دونوں سے کہا تو وہ دونوں فریش ہونے کے لیے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے اور لاریب کھانا لگوانے کے لیے کچن کی طرف چلی گئی۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

فریش ہونے کے بعد دونوں کھانا کھانے کے لیے کھانے کی میز پر آ جاتے ہیں۔ امی! جلدی سے کھانا دے دیں۔ بہت بھوک لگی ہے۔ حارث نے کہا۔ ہاں میں لگواتی ہوں ابھی۔ لاریب نے کہا اور ملازمہ کو کھانا لگانے کے لیے کہا۔ کھانا کھانے کے دوران وہ سب بات کرنے لگے اور لاریب نے کنزا کو پیٹ بھر کر

## URDU NOVEL BANK

کھانا کھانے کے لیے کہا۔ کنزا یہ تم چڑیا کے دانے چگنے کے طرح کیوں کھا رہی ہو۔ بیٹا اچھے سے کھاؤ نا۔ لاریب نے دوسری دفعہ ٹوکتے ہوئے کہا۔ جی میں کھا تھی ہوں۔ کنزا نے کہا اور اچھے سے کھانا کھانے لگی۔

کھانا کھانے کے بعد حارث آرام کرنے کے لیے کمرے میں چلا جاتا ہے اور لاریب کنزا کو لے کر ہال میں پڑے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔ کچھ دیر وہ آپس میں باتیں کرتی ہیں اور اتنے میں ساڑھے تین ہو جاتے ہیں۔ کنزا بیٹا! اب آپ بھی جا کر آرام کر لو۔ ہم شام کو باتیں کریں گے۔ لاریب نے وقت کو دیکھتے ہوئے کنزا کو آرام کرنے کے لیے کہا۔ جی میں جاتی ہوں۔ کنزا نے کہا اور آرام کرنے کے لیے

کمرے میں چلی جاتی ہے۔ لاریب بھی آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

-----

-----

-----

شام کو کنزا کی تائی امی اس کے تایا ابو فون کرتی ہیں اور کنزا کے گھر آنے کا بتاتی ہیں تو وہ بھی اپنے آفس سے جلدی واپس آجاتے ہیں۔ حادث اور کنزا قیلولہ کرنے کے بعد اپنے کمرے سے باہر آجاتے ہیں اور حادث نماز پڑھنے کے لیے مسجد چلا جاتا ہے۔ کنزا اور اس کی تائی امی گھر میں نماز ادا کرتی ہیں۔ نماز ادا کرنے کے بعد وہ آپس میں باتیں کرتی ہیں اور اتنے میں حادث اور اس کے بابا نماز ادا کر کے گھر آجاتے ہیں۔ اپنے تایا ابو کے گھر آنے پر کنز شام کو کھانے کے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنانے کے لیے کچن میں جانے لگتی ہے تو اس کی تائی



## URDU NOVEL BANK

امی اس کو روکتی ہیں۔ کنزا بیٹا! کہاں جا رہی ہو؟ لاریب نے پوچھا۔ امی! کھانے کو کچھ ہلکا پھلکا بنانے جا رہی ہوں۔ کنزا نے کہا۔ تو بیٹا! ملازمہ کس لیے رکھی ہے۔ اس لیے نہ کہ جو کھانا ہو وہ بنا دے۔ لاریب نے کہا۔ لیکن میں چاہتی ہوں آج آپ اس کو چھٹی دے دیں اور میرے ہاتھ کے بنے کھانے کا مزہ لیں۔ کنزا نے کہا۔ سہی کہ رہی ہے میری گریبا۔ اتنے دنوں بعد مجھے میری بیٹی اور حارث کو اس کی گریبا کے ہاتھ کا کچھ مزے دار کھانے کو ملے گا۔ ویسے بھی میری بیٹی کے ہاتھ میں ذائقہ بہت ہے۔ آپ نے اویں پہلے اس کو کچھ بنانے نہیں دیا۔ اس سے پہلے کے لاریب پھر کچھ کہتی مرتضیٰ نے اس کو ٹوکتے اور ساتھ ہی ساتھ حارث کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ بات امی کی بھی ٹھیک ہے اور آپ کی بھی لیکن میں آپ سے زیادہ اتفاق کرتا ہوں۔ اس بہانے میری گریبا کا بنے ہاتھ کا کھانا میں بھی کھا لوں گا۔ ویسے چچی نے اچھا ٹرین کیا ہے گریبا کو۔ جو بھی بناتی ہے مزہ آ

## URDU NOVEL BANK

جاتا ہے کھا کر۔ حارث نے کہا۔ تو ٹھیک ہے پھر میں جلدی سے بنا کر لاتی ہوں۔  
کنزا نے کہا اور کھانے کے لیے کچھ لانے کچن میں چلی جاتی ہے۔

حارث، لاریب اور مرتضیٰ باہر لان میں ٹھنڈی اور کھلی ہوا کھانے کے لیے بیٹھے  
ہوتے ہیں۔ کنزا سنیکس اور چائے بنا کر ان کے لیے، لیے باہر لان میں چلی آتی  
ہے۔ لاریب کے پاس والی کرسی پر بیٹھ کر سب کے لیے چائے بناتی ہے۔ یہ  
لیجیے بڑے ابو! گرما گرم چائے۔ کنزا نے مرتضیٰ سے کہا۔ شکریہ بیٹا۔ مرتضیٰ مے کہا۔  
یہ آپ کی بڑی امی اور یہ آپ کی حارث بھائی۔ کنزا اپنی بڑی امی اور حارث دونوں  
کو چائے دیتی ہے جو وہ شکریہ کہنے کے بعد تھام لیتے ہیں اور کنزا اپنی چائے لے  
کر تائی امی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ چائے پینے کے دوران ان سب

## URDU NOVEL BANK

کی باتیں جاری ہوتی ہیں کہ اتنے میں حیان کی کال آتی ہے۔ ہیلو حارث! یار میں سوچ رہا تھا کہ موسم اچھا ہے آج تو ہم باہر گھومنے چلتے ہیں سب دوست۔ تم کیا کہتے ہو اس بارے میں؟ حیان نے کہا۔ یار آج مشکل ہے کیونکہ آج اتنے دنوں بعد مجھے گریٹا کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا ہے۔ وہ آج ادھر ہمارے گھر آئی ہوئی ہے اوف تو جانتا ہے وہ مجھے کتنی عزیز ہے۔ سو میں تو آج نہیں آسکتا تم لوگ چلے جاؤ۔ حارث نے کہا۔ یار کبھی تو ساتھ چل لیا کر۔ یہ دوسری دفعہ ہے جو تو منع کر رہا ہے۔ روحان نے کہا۔ ہار تو بھی تو سمجھ نہ مجھے۔ حارث نے کہا۔ ٹھیک ہے اگر تو آج نہ آیا تو پھر کبھی مجھ سے بات نہ کریں۔ جب بھی تیری کزن تیرے گھر آتی ہے یا تم لوگ جاتے ہو تب تب تم منع کر دیتے ہو۔ حیان نے ناراض ہوتے ہوئے کہا اور کال کاٹ دی۔ حارث حیان کے ناراض ہو جانے سے پریشان ہو جاتا ہے۔ کیا ہوا بیٹا؟ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو۔ مرتضیٰ نے پوچھا۔ بابا! حیان کا فون تھا۔ ناراض ہو گیا ہے۔ اس لیے تھوڑا پریشان ہوں۔ حارث نے

## URDU NOVEL BANK

کہا۔ کیوں ناراض ہو گیا ہے؟ لاریب نے پوچھا۔ باہر جانے کا بول رہا تھا۔ میں منع کر دیا۔ اتنے دنوں بعد تو گریٹا آئی ہے اور اس کے ساتھ وقت گزارنے کی بجائے میں باہر چلا جاؤں۔ یہ اچھا تو نہیں نہ لگتا۔ حارث نے کہا۔ اوہو! حارث بھائی میں ابھی ادھر ہی ہوں۔ آپ اپنے دوست کے ساتھ وقت گزار کر جلدی آجائے گا۔ پھر ہم باتیں بھی کر لیں گے اور کھانا بھی رات کا اکٹھا کھا لیں گے۔ کنز نے کہا۔ لیکن گریٹا.....، لیکن ویکن کچھ نہیں آپ جارہے ہیں تو مطلب جارہے ہیں۔ کنز نے حارث کے بات کا کاٹتے ہوئے کہا۔ آپ اب جلدی سے اپنے دوست کو بتائیں۔ میں آپ کے کپڑے پریس کر دیتی ہوں تب تک۔ کنز نے کہا تو حارث نے حیان کو کال کی اور اس کو اپنا اس کے ساتھ باہر جانے کا بتایا۔

رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ کنزا نے کھانا تیار کر لیا تھا۔ اب وہ بڑے بابا اور امی کو بلانے ان کے کمرے میں جاتی ہے اور دروازے پر نوک کرتی ہے۔ تایا ابو۔ تائی امی کھانا تیار ہے۔ آپ لوگ آجائیں۔ کنزا نے کہا۔ ٹھیک ہے بیٹا۔ چلو آپ کھانا لگاؤ۔ ہم لوگ آتے ہیں۔ لاریب نے کہا۔ کنزا کھانا لگانے کے لیے چلی جاتی ہے اور اتنے میں اس کے تایا ابو اور تائی امی بھی آ جاتے ہیں۔ ابھی وہ لوگ کھانا کھانے کے لیے بیٹھنے لگے ہوتے ہیں کہ اتنے میں کنزا کا بھائی اس کو لینے کے آ جاتا ہے۔ عثمان بیٹا! آؤ کھانا کھاؤ۔ مرتضیٰ نے کہا۔ نہیں تایا ابو! میں گھر جا کر ہی کھاؤں گا۔ ابو کا دل اداس ہو گیا تھا کنزا سے تو انھوں نے لینے کے لیے بھیج دیا۔ عثمان نے کہا۔ کوئی گھر جا کر نہیں کھاؤ گے۔ تم ہمارے ساتھ ہی کھانا

## URDU NOVEL BANK

کھاؤ گے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔ لاریب نے کہا۔ چلیں ٹھیک ہے جیسی میری بڑی ماما کی خواہش۔ عثمان نے کہا اور کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گیا۔ یہ حارث کہاں ہے تایا ابو؟ عثمان نے کہا۔ اپنے دوست سے ملنے گیا تھا۔ وہ تو نہیں تھا جا رہا۔ کنزائے ہی زبردستی بھیجا ہے۔ لاریب نے کہا۔ ہاں تو تائی امی! اچھا تھوڑی نہ لگتا ہے۔ میری وجہ سے وہ اپنے دوست سے نہ ملتے تو مجھے سیڈ فیل ہوتا۔ اس لیے کہا ان کو جانے کو۔ کنزائے کہا۔ واہ میری بہن تو سمجھدار ہوگئی۔ اس بات پہ مٹھائی بانٹنا تو بنتا ہے۔ عثمان نے کہا۔ تایا ابو دیکھیں نہ۔ بھائی تنگ کر رہے ہیں۔ کنزائے تایا ابو سے شکایت کرتے ہوئے کہا ارے عثمان کیوں تنگ کر رہا ہے میری گڑیا کو۔ اتنی پیاری تو ہے میری گڑیا۔ گارث نے اندر کھانے کی میز پر آتے ہوئے کہا۔ حارث عثمان سے گلے ملتا ہے اور کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اچھا اب نہیں کرتا۔ یہ نہ ہو کہیں میرا یار مجھ سے ناراض ہو جائے۔ عثمان نے کہا۔ چلو بچو کھانا شروع کرو۔ مرتضیٰ نے کہا۔ ارے واہ گڑیا نے تو آج ہم سب

## URDU NOVEL BANK

کی پسند کا کچھ نہ کچھ بنایا ہے۔ مجھے تو بریانی بہت پسند ہے۔ ابو کو پلاؤ اور امی کو قیمہ مٹر اور عثمان کو کباب بہت پسند ہے۔ آج تو خوب موجیں ہوگئی۔ حارث نے کہا۔ ہاں یہ تو ہے۔ لاریب نے کہا۔ کھانا کھانے کے بعد سب ہال میں چلے جاتے ہیں۔

-----  
-----  
-----

visit for more novels:

سب لوگ ہال میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور عثمان گھر میں دیر سے آنے کا بتانے کے لیے چلا جاتا ہے۔ اتنے میں حارث کنرا سے میٹھا کھانے کی بات کرتا ہے تو کنرا میٹھا لانے کے لیے چلی جاتی ہے۔ کچن سے میٹھا کنرا ابھی لا کر رکھتی ہی ہے کہ اس کے تایا ابو میٹھے کا پوچھتے ہیں۔ کنرا بیٹا! میٹھے میں کیا بنایا ہے؟ مرتضیٰ نے پوچھا۔ تایا ابو! میٹھے میں فروٹ ٹراء فل اور کھیر بنائی ہے۔ بھائی

آتے ہوئے کیک لے آئے ہیں اور حارث بھائی آئس کریم لے آئے ہیں۔ وہ سب میں نے ٹیبل پر لگا دیا ہے۔ آپ کا جو دل کرے آپ کھا سکتے ہیں۔ کنزا نے کہا۔ سب تھوڑا تھوڑا ان میں سے کچھ نہ کچھ لیتے ہیں۔ اس سب سے فارغ ہونے کے بعد عثمان گھر جانے کا کہتا ہے اور پھر سب سے مل کر کنزا اور عثمان گھر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

تین دن بعد

حارث اور حیان اکٹھے بیٹھے پڑھائی کر رہے ہوتے ہیں۔ اتنے میں حیان حارث کو مخاطب کرتا ہے۔ حارث بات سن یار۔ حیان نے کہا۔ ہاں بول۔ حارث نے کہا۔ یار تیری کزن بہت پیاری ہے تو تم لوگوں نے اس کے لیے کوئی رشتہ ڈھونڈھا ہے؟ حیان نے پوچھا۔ نہیں فلحال تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔ وہ دونوں گھروں کی لاڈلی ہے تو ہم لوگ چاہتے ہیں کہ وہ زندگی کو اپنے حساب سے جیے۔ جو اس کا دل کرتا ہے وہ کرے۔ ابھی یہ سب کر کے ہم اس کا ذہن نہیں موڑنا چاہتے



دوسری طرف۔ جب وقت آئے گا تو دیکھ لیں گے۔ ایک منٹ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو؟ حارث نے پہلے تحمل سے اور پھر بعد میں حیرانگی سے پوچھا۔ یار! مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ تجھ سے بات کروں کہ نہ کروں۔ وہ تجھے بہت عزیز ہے۔ کہیں تم مجھے غلط نہ سمجھو۔ حیان نے کہا۔ نہیں کچھ کہتا۔ تم بتاؤ۔ حارث نے کہا۔ وہ بات دراصل یہ ہے کہ مجھے تیری کزن بہت پسند ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس لیے رشتہ بھیجنا چاہ رہا تھا۔ حیان نے تھوڑا گھبراتے ہوئے کہا۔ ہاں! تو سچ کہ رہا ہے؟ یہ یہ سب سچ ہے یا تو فلٹ کرنے کے لیے کہ رہا ہے؟ حارث نے کہا۔ دیکھا اس لیے نہیں بتا رہا تھا۔ تو غلط سمجھ رہا ہے۔ پتہ نہیں کب اور کیسے میں ان کو پسند کرنے لگا ہوں۔ حیان نے کہا۔ سوری یار تجھے برا لگا۔ دیکھ وہ میری چڑیا ہے۔ بچپن سے ہی سب کو اپنے پیچھے گھومایا ہے اس نے۔ وہ عزیز بھی بہت ہے سب کو خاص کر مجھے اور عثمان کو۔ ہم دونوں نے اس کے سب نخرے اٹھائے ہیں اور اس کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔

اس لیے ایسا پوچھا۔ حارث نے کہا۔ اور مجھے تو بہت خوشی ہوگی اس کو تیرے ساتھ دیکھ کر کیونکہ وہ میرا دل ہے اور تو میرا جگر۔ اب جلدی سے رشتہ بھیج دے۔ باقی آگے میں اور ڈیڈ سنبھال لیں گے۔ بس ایک چیز کا وعدہ کر تو اس کو توڑے گا نہیں ورنہ وہ بے جان ہو جائے گی اور میرا دل ٹوٹ جائے گا۔ تجھ پہ بھروسہ کر رہا ہوں۔ امید ہے تو اس کو نہیں توڑے گا حارث نے کہا۔ پکا وعدہ تو نہیں کر سکتا لیکن پوری کوشش کروں گا ایسا کچھ نہ ہو۔ حیان نے کہا۔ چل اب کلاس لینے چلیں۔ حارث نے کہا اور وہ دونوں کلاس لینے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

کچھ دنوں کے بعد حیان اپنے والدین کو کنڑا کے گھر رشتہ لینے کے لیے بھیجتا ہے۔ حیان اپنے والدین کو ٹاپ فائیو میں سے ایک بزنس مین مرتضیٰ کے گھر کا ایڈریس دیتا ہے۔ اسامہ اور حوریہ مرتضیٰ کے گھر پہنچتے ہیں۔ دروازے کے باہر ان کو ایک باڈی گارڈ نظر آتا ہے۔ کیا یہ مرتضیٰ صاحب کا گھر ہے؟ اسامہ نے گارڈ سے پوچھا۔ جی یہ مرتضیٰ صاحب کا گھر ہے۔ مگر آپ کون ہیں؟ گارڈ وقاص نے

## URDU NOVEL BANK

پوچھا۔ میرا نام اسامہ ہے اور میں ایک بزنسمن ہوں۔ اپنے صاحب کو جا کر بولو  
مسٹر اسامہ ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ اسامہ نے کہا۔ جی ٹھیک ہے۔ آپ تب تک  
گھر میں گیٹ کے پاس بیٹھیں۔ میں پوچھ کر آتا ہوں۔ وقاص نے کہا اور خود گھر  
کے اندر بتانے کے لیے چلا جاتا ہے۔

مرتضیٰ صاحب لان میں بیٹھے جوس پی رہے ہوتے ہیں۔ اتنے میں گارڈ ان کے  
پاس آتا ہے۔ صاحب جی باہر کوئی آدمی آیا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت  
ہے۔ وہ اپنا نام بزنسمن اسامہ بتا رہے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیا  
کروں؟ وقاص نے پوچھا۔ ایک کام کرو۔ ان کو مہمان خانے میں بیٹھاؤ اور نوری سے  
کہو کہ ان کو جوس سرو کرے۔ میں تب تک کپڑے بدل کر آتا ہوں۔ مرتضیٰ  
نے کہا اور خود کپڑے بدلنے کے لیے چل پڑے۔

وقاص باہر آتا ہے اور ان کو اندر میمان خانے میں بیٹھاتا ہے اور صاحب کے فریش ہونے کا بتاتا ہے۔ باہر نکل کر وہ نوری کو مرتضیٰ کا پیغام دیتا ہے اور باہر گیٹ کے پاس چلا جاتا ہے۔ ابھی ان کو بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی ہوتی ہے کہ اتنے میں مرتضیٰ وہاں آتے ہیں اور سب سے سلام لینے کے بعد وہاں رکھے صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسامہ اور حوریا ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جی مسٹر اسامہ! سب خیریت ہے؟ کوئی کام ہے جو آپ مجھ سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔ مرتضیٰ نے پوچھا۔ جی سب خیریت ہے۔ کام تو کوئی نہیں۔ بس آپ کے پاس ایک عرضی لے کر آئے ہیں۔ اسامہ نے کہا۔ جی ضرور آپ بتائے۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مرتضیٰ نے کہا۔ اصل میں ہم آپ کی بیٹی کے لیے اپنے بیٹے کا رشتہ

## URDU NOVEL BANK

لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ میرے بیٹے کو آپ کی بیٹی پسند آئی ہے اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اسامہ نے کہا۔ معاف کیجیے گا میں سمجھا نہیں کچھ۔

مرتضیٰ نے کہا۔ اصل میں ہم آپ کی بیٹی کنزا کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتے ہیں۔ اسامہ نے کہا۔ جی کنزا میری نہیں میرے چھوٹے بھائی کی بیٹی ہے لیکن عزیز مجھے بھی وہ میرے بھائی کی طرح ہے۔ مرتضیٰ نے کہا۔ اچھا ہمیں تو یہی پتا تھا کہ وہ آپ کی بیٹی ہے۔ اسامہ نے کہا۔ ابھی وہ بات کر ہی رہے ہوتے ہیں کہ اتنے میں نوری جوس لے کے اندر آتی ہے اور سب کو سرو کرتی ہے۔ سب کو سرو کرنے کے بعد وہ باہر چلی جاتی ہے۔ ویسے کیا میں آپکے بیٹے کا نام جان سکتا ہوں۔ مرتضیٰ نے بات واپس سے وہیں سے شروع کرتے ہوئے کہا۔ جی میرے بیٹے کا نام حیان علی ہے۔ حارث شاید آپکا بیٹا ہے۔ اس کا دوست ہے۔ اسامہ نے کہا۔ جی جی حارث میرا بیٹا ہے اور حیان کو بھی میں اچھے سے جانتا ہوں۔ مرتضیٰ نے کہا۔ جی ہم اس کا ہی رشتہ لے کر آئے ہیں۔ اسامہ نے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

چلیں ٹھیک ہے۔ آپ ہمیں اس کے گھر لے چلیں۔ اسامہ نے کہا۔ ٹھیک ہے آپ جوس پی لیں پھر چلتے ہیں۔ مرتضیٰ نے کہا۔ جوس پینے کے بعد وہ علی کے گھر جانے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ابھی وہ باہر نکل رہے ہوتے ہیں کہ اتنے میں حادثہ ان کو آکر سلام کرتا ہے اور ان سے ملتا ہے۔ پھر وہ سب علی کے گھر جانے کے لیے نکل پڑتے ہیں۔

مرتضیٰ کے ساتھ اسامہ اور ان کی بیگم اور حادثہ علی کے گھر پہنچتے ہیں۔ حادثہ آگے بھر کر دروازے پر دستک دیتا ہے۔ جی کون؟ اندر سے عثمان نے پوچھا۔ آج چونکہ اتوار تھا تو اس لیے دروازہ عثمان کھولتا ہے۔ بیٹا میں ہوں تمہارا بڑا بابا۔ مرتضیٰ نے کہا۔ عثمان دروازہ کھولتا ہے اور اپنے تایا ابو سے گلے ملتا ہے اور پھر حادثہ سے بغل گیر ہوتا ہے۔ آجاءیں اندر آپ سب۔ عثمان کہتا ہے اور ان کو لے کر گیسٹ روم میں لے جاتا ہے۔ باہر آکر وہ اپنے ابو کو ان لوگوں کے گھر آنے کا

بتاتا ہے۔ علی عثمان کی بات سن کر کمرے سے باہر آتے ہیں اور کنز کو اچھا سا کھانے پینے کا انتظام کرنے کا کہ کر مہمانوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔

کچھ دیر بعد کنزا جوس اور کھانے پینے کا سامان لے کر مہمان خانے کے پاس آتی ہو اور عثمان کو جوس وغیرہ پکڑا کر واپس چلی جاتی ہے۔ عثمان جوس لے کر اندر آتا ہے اور سب کو سرو کرتا ہے۔ اصل میں ہم آپ کے گھر اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آئے ہیں۔ اسامہ نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ ہمارا بیٹا آپکی بیٹی کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اسامہ نے پوری بات ان کے سامنے رکھی۔ میں معذرت چاہتا ہوں لیکن ہم نے ابھی کنزا کی شادی کے بارے میں کچھ نہیں سوچا۔ علی نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ ابھی تو اس کی پڑھائی چل رہی ہے اور ہم نہیں چاہتے اس کی پڑھائی ادھوری رہے۔ وہ ہے بھی میری اکلوتی بیٹی اور لاڈلی بھی ہے کافی تو ہم لوگوں نے اس کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہی شادی کا سوچا ہوا ہے۔ علی نے پوری بات بتائی۔ آپ کنزا کے باپ ہیں



## URDU NOVEL BANK

اور بے شک والدین کو اپنی اولاد کی بہت فکر ہوتی ہے۔ خاص طور پر بیٹی کے معاملے میں تو والدین کو زیادہ احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ اس معاملے میں آپ کی فکر سمجھ سکتا ہوں میں لیکن میں چاہتا ہوں آپ اس بارے میں سوچیں آرام سے اور ویسے بھر رہی پڑھائی کی بات تو میں آپ کو یقین دلواتا ہوں کہ وہ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے۔ ہماری طرف سے کوئی مشکل نہیں ہوگی بلکہ یاری تو پوری اجازت ہوگی کہ وہ جو کرنا چاہے کر سکتی ہے۔ اسامہ نے کہا۔ ٹھیک ہے آپ ہمیں ایک دو دن دیں تاکہ ہم صلح مشورہ کر لیں۔ پھر آپ کو بتا دیں گے۔ علی نے کہا۔ جی ضرور آپ کا حق ہے اور ویسے بھی میرا بیٹا آپ کے بیٹے حارث کا دوست ہے تو آپ اس سے بھی اس معاملے میں پوچھ سکتے ہیں۔ آپ لوگوں کا جو بھی فیصلہ ہو آپ لوگ حارث کے ذریعے ہمیں بتا دیجیئے گا۔ اب ہمیں اجازت دیں ہم چلتے ہیں۔ اسامہ نے کہا اور جانے کی اجازت مانگی۔ لیکن آپ لوگوں نے تو کچھ لیا بھی نہیں اور اتنی جلدی جارہے ہیں۔ علی نے کہا۔ جی ہمیں کام سے



کسی کے گھر جانا ہے تو اس لیے اجازت چاہیں گے۔ اسامہ نے کہا۔ چلیں جیسی آپکی مرضی۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ خدا حافظ۔ اسامہ نے کہا اور ان سے گلے مل کر باہر نکل جاتے ہیں۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد مرتضیٰ اور حارث، علی اور عثمان کے ساتھ واپس گھر کے اندر آ جاتے ہیں اور سب صحن میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ علی کنز کو آواز دیتے ہیں اور اپنی امی کو بلانے کا کہتے ہیں۔ کنز کی ماما بھی وہیں آ جاتی ہیں اور پاس رکھی کرسی پو بیٹھ جاتی ہیں۔ علی ان کو ساری بات بتا دیتے ہیں۔ علی اتنا کیا سوچ دے ہو یا؟ فیملی اچھی لگی ہے مجھے تو اور روحان سے بھی میں ملا ہوا ہوں۔ اچھا لڑکا ہے اور ہماری کنز کے لیے بھی اچھا رہے گا۔ مرتضیٰ نے کہا۔ بھائی بات اچھے یا برے کی نہیں ہے۔ میری ایک ہی بیٹی ہے اور میں اس کے سارے خواب پورے کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا میری گریا کے کوئی بھی خواب ادھورے رہیں۔ میری ایک ہی تو بیٹی ہے۔ اگر اس کے خواب پورے نہیں

## URDU NOVEL BANK

کروں گا اور اس کے لاڈ نہیں اٹھاؤں گا تو کس کے اٹھاؤں گا۔ ایسے میں میں اتنی جلدی شادی کیسے کر دوں؟ آپ ہی بتائے۔ علی نے کہا۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ وہ نہ صرف تمہاری لاڈلی ہے بلکہ وہ میری بھی لاڈو ہے۔ بیٹی نہیں ہے میری کوئی بھی لیکن مجھے بیٹی کی کمی کبھی بھی کنزاکے ہوتے ہوئے محسوس نہیں ہونے دی اس نے۔ وہ میرا بھی دل ہے۔ ایک بیٹی جس طرح سے اپنے والد کا خیال رکھتی ہے اور اس کے دکھ درد میں اس کا ساتھ دیتی ہے بالکل ایسا رشتہ رکھا ہے اس نے میرے ساتھ۔ اب وہ اتنی بڑی ہوگئی کہ اس کے رشتے بھی آنے لگے ہیں۔ پتہ ہی نہیں چلا کہ کب وہ اتنی بڑی ہوگئی۔ مرتضیٰ کے بات کرتے کرتے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ہاں یہ بات تو ہے۔ وہ واقعی میں بہت خیال رکھتی ہے سب کا۔ اور جہاں تک رہی کنزاکے شادی کی بات تو میں گرنٹی دیتا ہوں کہ حیان بہت خوش رکھے گا میری گریا کو۔ اس میں بس ایک ہی بات بری ہے کہ وہ نماز کبھی کبھی جب دل کرے بس تب پڑھتا ہے لیکن مجھے امید ہے۔

## URDU NOVEL BANK

میری گریٹا اس کو پانچ وقت کا نمازی بنانے کی پوری کوشش کرے گی اور اس کی کوشش کو دیکھتے ہوئے اللہ اس کو اس کا انعام بھی دیں گے۔ بس شروع میں اس کو حیان کو نماز کا کہنے میں پروہلم ہوگی۔ ویسے بھی میں اس کا بھائی ابھی زندہ ہوں۔ میں اور عثمان اس کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے اور اس سے ملنے جاتے رہا کریں گے۔ باقی آپ لوگوں کو میرا اس بات میں بولنا برا لگا ہو تو معذرت چاہتا ہوں۔ حارث نے اتنی لمبی بات کرتے ہوئے آخر میں معذرت بھی کر لی۔ حارث کی بات سن کر تو مجھے یہی لگ رہا ہے کہ ہمیں ہاں کر دینی چاہیئے۔ جویریہ نے کہا۔ میں بھی امی اور حارث کی بات سے اتفاق رائے رکھتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کنزا سے بھی ایک دفعہ پوچھ لیں۔ باقی آپ لوگوں کی مرضی۔ عثمان نے کہا۔ لیکن آپ لوگ ایک دفعہ بھابھی سے بھی پوچھ لیں کیونکہ جتنا کنزا میرے قریب ہے، اتنا ہی ان کے بھی قریب ہے۔ کہیں ان کو برا نہ لگ جائے۔ جویریہ نے کہا۔ چلیں ٹھیک ہے۔ میں فون کرتا ہوں امی کو۔ حارث نے کہا

## URDU NOVEL BANK

اور لاریب کو فون کیا۔ ان کو ساری بات بتائی۔ انھوں نے بھی رضا مندی دے دی تو مرتضیٰ نے حارث کو ان کو پرسوں فون کر کے اطلاع دینے کا کہا تا کہ کنزا سے بھی ایک دفعہ پوچھ لیا جائے۔ جی سہی ہے۔ حارث نے کہا۔ اچھا اب ہم لوگ چلتے ہیں۔ کافی دیر ہوگئی ہے۔ مرتضیٰ نے کہا۔ آپ لوگ کھانا کھا کر جائیں۔ کچھ دیر میں لگنے ہی والا ہے بڑے بابا۔ کنزا نے آکر کہا۔ نہیں لاڈو پھر کبھی۔ مرتضیٰ نے کنزا کو پیار کرتے ہوئے کیا اور ان سب سے اجازت لے کر گھر جانے کے لیے نکل گئے۔

visit for more novels:

-----  
[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)  
 -----

اسامہ اور حورہ جب گھر واپس آتے ہیں تو حیان بڑی بے صبری سے آکر ان سے ملتا ہے اور کنزا لوگوں کے جواب کے بارے میں پوچھتا ہے۔ مام! آپ کو کیسی

## URDU NOVEL BANK

لگی کنزا؟ کیا جواب دیا ان لوگوں نے؟ حیان حوریہ سے پوچھتا ہے۔ بیٹا! کنزا سے تو نہیں مل سکے ہم لوگ اور ان لوگوں نے ہم سے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اسامہ نے کہا۔ چلیں ٹھیک ہے۔ میں تو خوشخبری کا انتظار کر رہا تھا۔ حیان نے منہ بنا کر اداس ہوتے ہوئے کہا۔ اچھا۔ چلو اداس نہ ہو۔ مجھے پوری امید ہے کہ ان کا جواب ہاں ہی ہوگا۔ ویسے بھی کوئی میرے بیٹے کو ناں کیسے کر سکتا ہے اور تین دن کی تو بات ہے۔ تھوڑا انتظار کر لو۔ اسامہ نے کہا۔ میں کمرے میں آرام کرنے جا رہا ہوں۔ حیان نے کہا اور اسامہ اور حوریہ کے گلے مل کر کمرے میں آرام کرنے کے لیے چلا جاتا ہے۔ اسامہ اور حوریہ بھی آرام کرنے کے لیے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

لگے دن کنزا کی طبیعت تھوڑی خراب ہوتی ہے تو وہ یونیورسٹی سے چھٹی کر لیتی ہے اور کمرے میں آرام کر رہی ہوتی ہے۔ عثمان اور حارث یونیورسٹی اور کالج سے پڑھ اور پڑھا کر گھر واپس آتے ہیں اور سب سے سلام لے کر کنزا کے کمرے کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کنز ش کتاب پڑھ رہی ہوتی ہی کہ اتنے میں دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ آجاءیں اندر۔ کنزا نے کہا۔ حارث اور عثمان کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ ان دونوں کو دیکھ کر کنزا سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ بھائی آپ دونوں یہاں۔ خیریت؟ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔ کنزا نے کہا۔ ہاں سب ٹھیک ہے لیکن ہماری گریڈ کی طبیعت نہیں ٹھیک بس۔ اس کا پوچھنے آئے تھے۔ کیسی طبیعت ہے اب میری گریڈ کی۔ عثمان نے کہا۔ میں اب بہتر ہوں بھائی۔ آپ لوگوں کو اویں پریشان کر دیا۔ کنزا نے کہا۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی گریڈ کی فکر نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔ حارث نے کہا۔ آپ لوگ بیٹھیں نہ۔ کنزا نے کہا تو وہ دونوں بیٹھ جاتے ہیں۔ عثمان حارث کو اور حارث

## URDU NOVEL BANK

عثمان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں بات کرنے کا کہتے ہیں۔ کنزا یہ سب دیکھ رہی ہوتی ہے اور ان سے بات پوچھتی ہے۔ بھائی یہ آپ دونوں آنکھوں میں کیوں اشارے کر رہے ہیں؟ آپ لوگ کھل کر بات کر سکتے ہیں جو بھی بات ہے۔

کنزا نے کہا۔ عثمان کو بات کا آغاز نہ کرتے دیکھ کر حارث خود ہی بات شروع کرتا ہے۔ گریٹا! بات یہ ہے کہ آپ میرے دوست حیان کو جانتی ہیں۔ حارث نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔ جی بھائی جانتی یوں۔ آپ کھل کر بات کریں۔ کنزا نے کہا۔ دراصل اس نے اپنے رشتہ بیچھا ہے آپ کے لیے۔ ہم لوگوں کو تو کوئی برائی نظر نہیں آئی سوائے اس کے کہ وہ نماز جب اس کا دل کرے تب پڑھتا ہے۔

باقی اس میں کوئی بائی نہیں۔ ہم لوگوں کی طرف سے تو ہاں ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہم لوگ وہی کریں جو ہماری گریٹا کہے گی۔ اب آپ بتاؤ۔ کیا کہتی ہو۔

حارث نے پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔ ام م..... بھائی جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔ کنزا پہلے تھوڑا سا سوچتی ہے اور پھر اپنے گھر والوں پر سب چھوڑ دیتی ہے



## URDU NOVEL BANK

اور رضامندی دے دیتی ہے۔ بچے! اگر آپ کو نہیں پسند تو کوئی بات نہیں۔ آپ یہ سب اپنے دل کو مار کر تو نہیں کہہ رہی۔ عثمان نے ایک دفعہ پھر سے تسلی کرنے کے لیے کہا۔ نہیں بھائی۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو پسند ہے اور سب سے بڑھ کر حارث بھائی کا دوست ہے اور ان کو بھی اچھا لگا ہے تو آپ لوگ ہاں کر سکتے ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کنزائے کہا۔ جیتی رہو میری شہزادی۔ آپ کو کوئی بھر ٹیشن لینے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے دونوں بھائی ابھی زندہ ہیں اور آپ سے ملتے بھی رہیں گے۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ کو کوئی بھی تکلیف نہ ہو کیونکہ ہم آپ کو کسی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔ حارث نے کہا۔ حارث دیکھو نہ۔ یہ کتنی جلدی بڑی ہوگئی۔ کل تک یہ ہمارے آگے پیچھے گھومتی تھی کہ بھائی یہ لا دیں۔ یہ کھانا ہے وہ کھانا ہے اور اب کل یہ رخصت ہو جائے گی۔ میں پھر کس کے اتنے ناز اٹھاؤں گا۔ عثمان نے اداس ہوتے ہوئے کہا اور کنزائے کو گلے لگا لیا۔ ہممم... یہ تو ہے۔ مجھے بھی کوئی یہ



## URDU NOVEL BANK

نہیں آکر کہے گا کہ بھائی میری ڈول اور چاکلیٹ نہیں لائے آپ۔ میں ناراض ہوں آپ سے اور مجھ سے اب بات بھی مت کریں اور میں اس کو منانے کے لیے آگے پیچھے گھومتا تھا۔ حارث نے کہا۔ اوہو تم لوگ بات کرنے آئے تھے اور دیکھو میری بچی کو بھی رولا دیا۔ جویریہ نے اندر آتے ہوئے کہا۔ سوری سوری پتا نہیں کیسے اموشنل ہو گئے۔ حارث اور عثمان نے اکٹھے کہا۔ اچھا اب ہم چلتے ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔ حارث اور عثمان نے کہا اور دونوں اپنے کام پر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

visit for more novels:

-----  
[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)  
 -----

رات کو سب سے بات کرنے کے بعد حارث حیان کو کال کرتا ہے اور ہائے ہیلو کرنے کے بعد اس کو اسامہ سے بات کروانے کا کہتا ہے۔ حیان حارث کو تھوڑا

## URDU NOVEL BANK

ویٹ کرنے کا کہتا ہے اور سٹڈی روم میں آکر اپنے والد کو حارث کی کال کا بتاتا ہے کہ وہ ان سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔ ہیلو۔ السلام و علیکم! جی حارث بیٹا۔ کیا بات کرنی تھی آپ نے مجھ سے؟ اسامہ نے پوچھا۔ انکل ابو نے بات کرنی تھی۔ یہ لیں آپ ان سے بات کریں۔ حارث نے کہا اور فون مرتضیٰ کو پکڑا دیا۔ السلام و علیکم! اسامہ صاحب۔ کیسے ہیں آپ؟ مرتضیٰ نے سلان لینے کے بعد حال چال پوچھا۔ جی وا علیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟ خیریت۔ آپ نے کیا بات کرنی تھی؟ اسامہ نے پوچھا۔ جی میں بھی ٹھیک ہوں۔ اصل میں آپ نے ہماری بیٹی کا رشتہ مانگا تھا تو اس بارے میں بات کرنی تھی۔ مرتضیٰ نے کہا۔ جی جی مجھے یاد ہے۔ آپ نے کیا سوچا پھر اس بارے میں؟ اسامہ نے پوچھا۔ جی مجھے اور میری فیملی کو یہ رشتی منظور ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اب ہماری طرف کسی دن چکر لگائیں تاکہ ہم اس بارے میں اب کھل کر بات کر سکیں کیونکہ ایسی باتیں فون پر کرنے والی نہیں ہیں۔ مرتضیٰ نے کہا۔ جی ٹھیک

## URDU NOVEL BANK

ہے پھر ہم اس ہفتہ کو چکر لگاتے ہیں آپ کی طرف اور سارے معاملات بھی طے کر لیتے ہیں۔ اسامہ نے کہا۔ چلیں سہی ہے۔ اب اجازت دیں۔ خدا حافظ۔ مرتضیٰ نے کہا۔ جی خدا حافظ۔ اسامہ نے کہا اور فون رکھ دیا۔

-----  
-----  
-----

اسامہ سٹڈی روم سے باہر آتے ہیں اور مازمہ سے سب کمر بلا کر لانے کے لیے کہتے ہیں۔ ملازمہ حوریہ اور روحان کر بلا لاتی ہے اور خود کچن میں چلی جاتی ہے۔ حوریہ اور حیان آکر پاس رکھے صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ خیریت ہے؟ آپ نے ملازمہ کو ہمیں بلانے کے لیے بھیجا۔ حوریہ نے پوچھا۔ ہاں سب خیریت ہے۔ بات ہی اتنی خوشی کی ہے کہ تم لوگ سنو گے تو تم لوگ بھی خوش ہو جاؤ گے۔ اسامہ نے کہا۔ ڈیڈ پلیز اتنا سسپنس تو نہ پھیلائیں اور جو بھی بات ہے بتا دیں۔ اب تو

## URDU NOVEL BANK

مجھ سے صبر ہی نہیں ہو رہا۔ حیان نے کہا۔ اچھا تو دل تھام کر سنو سب۔ بات یہ ہے کہ کنزا کے گھر والوں نے اس رشتہ کے لیے ہاں کر دی ہے اور ہم اس ہفتے ان کے گھر باقاعدہ ساری باتیں کرنے جا رہے ہیں اور تاریخ بھی ہو سکتا ہے ساتھ ہی طے کر دیں۔ اسامہ نے کہا۔ سچی... ڈیڈ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ آپ کو نہیں پتہ آپ نے کتنی بڑی خوشی کر خبر سنائی ہے مجھے۔ میرا تو جھونے اور ناچنے کا دل کر رہا ہے۔ حیان نے بہت زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔ میرا بچہ بس ایسے ہی خوش رہے اور ہمیں کیا چاہیئے۔ حوریہ نے حیان کو اتنا خوش دیکھتے ہوئے کہا۔ اچھا اب آپ لوگ جا کر آرام کریں۔ میں بھی کمرے میں جا رہا ہوں۔ بیگم ہری کافی بھجوا دیں کمرے میں۔ اسامہ نے کہا اور کمرے میں چلے گئے۔ روحان بھی کمرے میں چلا گیا اور حوریہ کچن میں کافی کا کہنے کے لیے چلی گئی۔

کمرے میں آکر حیان حارث کو کال کرتا ہے۔ ہیلو! حارث کیسے ہو؟ حیان نے حارث کے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں۔ تو کیسا ہو اور سنا خوش ہے اب؟ حارث نے پوچھا۔ میں بھی ٹھیک اور تو خوش ہونے کی بات کر رہا ہے۔ میں تو اتنا خوش ہوں کہ دل کر رہا ہے کہ دل کر رہا ہے کہ جھوم کر چیخ چیخ کر پوری دنیا کو بتاؤں کہ مجھے میری چاہت مل رہی ہے۔ روحان نے خوشی سے کہا۔ اب بس ایسے ہی خوش رہ اور کبھی میری لاڈو کو تکلیف نہ آنے دے۔ حارث نے کہا۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ اس کو کوئی تکلیف نہ ہونے دوں۔ حیان نے کہا۔ اچھا اب فون رکھتا ہوں۔ خدا حافظ۔ حارث نے کہا۔ خدا حافظ۔ حیان نے کہا اور فون رکھ کر سونے کے لیے چلا گیا

جمعہ کے دن اسامہ اور حوریہ، علی کے گھر رشتہ پکا کرنے اور منگنی کی رسم کے بارے میں بات چیت کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ علی کے گھر پہنچ کر اسامہ دروازے پر دستک دیتے ہیں اور عثمان دروازہ کھول دیتا ہے۔ ان لوگوں کو اپنے ساتھ مہمان خانے میں لے جاتا ہے۔ باہر نکل کر کنڑا کو ریفریشمنٹ کا کہہ کر وہ اپنے والدین کے ساتھ واپس آتا ہے اور علی اسامہ کے اور حوریہ سے گلے ملتے ہیں۔ پھر وہ سب پاس پڑے صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد کنڑا کی جوس لے آتی ہے اور سب کو سرو کرنے کے بعد واپس اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔ جوس پی کر حوریہ کنڑا سے ملنے کی خواہش ظاہر کرتی ہے تو اسامہ بھی

## URDU NOVEL BANK

کنزا کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ علی عثمان سے کنزا کو بلا کر لانے کے لیے کہتے ہیں۔ عثمان کنزا کو بلانے کے لیے چلا جاتا ہے۔

کنزا گڑیا! تیار ہو گئی ہو آپ؟ عثمان نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔ جی بھائی تیار ہوں۔ بس ڈر لگ رہا ہے۔ کنزا نے جواباً کہا۔ اوہو گڑیا! ڈرنے کی کیا بات ہے اس میں۔ ہم لوگ بھی تو تمہارے پاس ہی بیٹھے ہوں گے ناں۔ عثمان نے کنزا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ جی بھائی بس ایسے ہی۔ کنزا نے کہا۔ چلو آپ کو ساتھ لے کر چلوں کیونکہ آپ کو لانے کا کہا ہے انھوں نے۔ وہ ملنا چاہتے ہیں آپ سے۔ عثمان نے کہا۔ جی چلیں۔ کنزا نے کہا اور پھر عثمان کے ساتھ کمرے سے نکل کر مہمان خانے کی طرف چلی گئی۔

کنزا مہمان خانے میں آتی ہے اور سلام لے کر اپنی امی کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔ ماشاء اللہ! ہماری بیٹی تو بہت خوبصورت ہے۔ یہ ہمیں تو کیا کسی کو پسند آ جائے۔ حوریہ نے کنزا کو پیار کرتے ہوئے کہا۔ بھئی ہمیں تو آپ کی بیٹی بہت پسند آئی

## URDU NOVEL BANK

ہے اور اب ہم چاہتے ہیں کہ ہم شادی کے معاملات طے کر لیں۔ اسامہ نے کہا۔ جی جیسا آپ کو مناسب لگے لیکن ہم چاہتے ہیں آپ تھوڑا سا انتظار کر لیں۔ مرتضیٰ بھائی آنے والے ہیں تو وہ بھی شامل ہو جائیں۔ علی ابھی کہتے ہی ہیں کہ اتنے میں مرتضیٰ اور لاریب بھی وہیں آ جاتے ہیں۔ پھر وہ مل کر وہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ علی مرتضیٰ کو شادی کے معاملات کے بارے میں بتاتے ہیں۔ دیکھیں بات آپ کی سہی ہے لیکن ہم لوگ اتنی جلدی شادی نہیں کر سکتے ابھی تو کنزرا پڑھ بھی رہی ہے تو اس کا ذہن ڈسٹرب ہو جائے گا۔ ہاں فلحال نکاح کرنا چاہیں تو وہ ہو سکتا ہے۔ باقی آپ لوگ بتا دیں۔ مرتضیٰ نے کہا۔ چلیں نکاح ہی سہی۔ ہم تو خود یہ چاہتے ہیں کہ بچے پڑھ لیں لیکن ہماری بیگم صاحبہ کو بیٹے کی خوشی دیکھنی ہے تو ہم فلحال نکاح کر دیتے ہیں اور رخصتی کنزرا کی ڈگری مکمل ہوتے ہی کر لیں۔ اسامہ نے کہا۔ تو پھر دن بتا دیں کونسا ہوگا کیونکہ تیاریاں بھی کرنی ہیں۔ علی نے کہا۔ ہم ایسا کرتے ہیں کہ دن جمعہ رکھ لیتے ہیں کیونکہ مبارک دن ہے تو سہی



## URDU NOVEL BANK

رہے گا۔ اسامہ نے کہا۔ جی بلکل سہی کہا آپ نے۔ یہ ہی ٹھیک رہے گا۔ آپ کیا کہتے ہیں بھائی۔ علی نے بات کرتے ہوئے مرتضیٰ سے پوچھا۔ ہاں بلکل سہی ہے۔ مرتضیٰ نے کہا۔ چلیں ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں تاکہ تیاریاں بھی کر سکیں۔ اسامہ نے کہا اور جانے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کھانا بن گیا ہے۔ بس تھوڑی دیر میں لگ جائے گا۔ وہ کھا کر جائے گا۔ علی نے ان کو روکتے ہوئے کہا۔ نہیں پھر کبھی اور ویسے بھی اب تو آنا جانا لگا رہے گا۔ اسامہ نے کہا۔ چلیں جیسے آپ کو ٹھیک لگے لیکن اگلی دفعہ ہم کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیں گے۔ علی نے کہا۔ جی بلکل اگلی دفعہ منع نہیں کریں گے۔ اسامہ نے کہا۔ پھر ان سب سے مل کر اسامہ اور حوریہ گھر جانے کے نکل جاتے ہیں۔

اسامہ اور حوریہ گھر واپس آتے ہیں تو حیان ان کو دروازے کے سامنے ملتا ہے۔ کیا کہا انھوں نے؟ کب کریں گے شادی؟ کونسا دن رکھا آپ لوگوں نے؟ حیان نے ایکسائسڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔ اندر تو بیٹھنے دو سکون نے پھر بتاتے ہیں۔ لاریب

## URDU NOVEL BANK

نے کہا۔ اوہ سوری۔ آپ لوگ بیٹھیں۔ حیان نے کہا۔ اسامہ اور حوریہ آکر صوفے پر بیٹھتے ہیں اور ملازمہ ان کو پانی لا کر دیتی ہے۔ پانے پینے کے بعد اسامہ حیان سے بات کرتے ہیں۔ بیٹا انھوں نے انکار کر دیا۔ وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے اور ان کا کہنا ہے کہ ابھی کنزرا پڑھ رہی ہے تو وہ شادی نہیں کر سکتے۔ اسامہ نے کہا۔ تو آپ ان کو بتاتے نہ کہ میں کونسا اس کو پڑھنے سے منع کروں گا۔ حیان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ آپ کیوں تنگ کر رہے ہیں اسے۔ بتا دیں نہ کہ کیا بات ہوئی ہے۔ اس کو دیکھیں رونے والا ہو گیا ہے۔ حوریہ نے اسامہ سے کہا۔ مطلب؟ حیان نے پوچھا۔ ابھی آپ کے ڈیڈ تو بتائیں گے نہیں۔ میں ہی بتا دیتی ہوں۔ ابھی صرف آپ کا کنزرا کے ساتھ نکاح ہوگا اور رخصتی اس کی ڈگری مکمل ہونے پو ہوگی۔ حوریہ نے کہا۔ کب ہوگا؟ مطلب کس دن؟ دو دن بعد جمعہ ہے اور اسی دن آپ کا نکاح ہوگا کنزرا سے۔ حوریہ نے کہا۔ اس لیے آپ لسٹ بنا لو کن کن دوستوں کو بلانا ہے اور حوریہ پہلے آپ بھی مہمانوں کی لسٹ بنا لیں اور

## URDU NOVEL BANK

باقی تیاریاں بھی مکمل کر لیں کیونکہ وقت کم ہے ہمارے پاس اور کام زیادہ ہے۔  
اسامہ نے پہلے حیان اور پھر حوریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ جی ٹھیک ہے۔  
میں زرا کھانا دیکھ لوں۔ حوریہ نے کہا اور کھانے کا انتظام دیکھنے کے لیے چلی جاتی ہے۔

اسامہ لوگوں کے جانے کے بعد مرتضیٰ لوگ اندر آ جاتے ہیں اور کترا سب کے لیے چائے اور کچھ ہلکا پھلکا کھانے کو لے آتی ہے کیونکہ کچھ دیر بعد دوپہر کے کھانے کا وقت ہونے والا ہوتا ہے۔ بھی ہم لوگوں نے دو دن کا وقت تو لے لیا ہے لیکن تیاریاں کافی زیادہ ہیں کرنی والی اور وقت بہت کم۔ علی نے کہا۔ یم  
سب ہیں نہ کیوں ٹیشن لیتے ہو سب ہو جائے گا۔ مرتضیٰ نے کہا۔ میں آج  
تمہاری بھابھی کو لے کر آتا ہوں شام کو اور جویریہ بھابھی اور لاریب مل کر  
مہمانوں کی لسٹ بنا لیں گی اور باقی انتظام کے لیے ہم دونوں اور اس کے دونوں

بھائی بھی ہیں۔ سب ہو جائے گا۔ ابھی میں چلتا ہوں۔ مرتضیٰ نے کہا اور پھر لاریب اور مرتضیٰ گھر چلے جاتے ہیں۔

جمعرات والے دن سب کام مکمل کرنے کے بعد شام کو وہ سب بیٹھے شام کی چائے پی رہے ہوتے ہیں۔ شکر ہے سب مکمل ہو گیا۔ جیولری وغیرہ آپ لے آئی تھیں نہ؟ مرتضیٰ نے لاریب سے پوچھا۔ جی میں سب لے آئی ہوں اور سب مکمل ہو گیا ہے۔ لاریب نے کہا۔ ویسے کل تک ہماری گریڈ اس آنگن میں کھیلتی تھی۔ دیکھو پتہ ہی نہیں چلا کب بڑی ہوگئی اور کل نکاح ہے اس کا۔ علی نے کہا۔

ہاں یہ تو ہے۔ بس دعا ہے اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔ آمین۔ امی، ابو، بڑے ابو، بڑی امی سب آجائے کھانا لگ گیا ہے۔ کنز نے کہا تو سب کھانا کھانے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد سب صحن میں بیٹھ جاتے ہیں تو کنز سب کے لیے چائے لے آتی ہے۔ چائے وغیرہ پینے کے بعد اسامہ لوگ گھر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

آج جمعے کا دن تھا۔ دونوں گھروں میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ گیارہ بجے کے قریب سب تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ لاریب تیار ہو کر حیان کے کمرے میں آتی ہے۔ حیان تیار ہو؟ چلیں؟ لاریب اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھتی ہے جی مام ! میں تیار ہوں۔ حیان نے کہا۔ ماشاء اللہ میرا بیٹا پیارا لگ رہا ہے۔ نظر نہ لگ جائے کسی کی۔ لاریب اپنی آنکھ سے کاجل کو انگلی پر لگا کر حیان کے کان کے نیچے ٹیکہ لگا دیتی ہے۔ چلو اب آ جاؤ۔ چلیں سب انتظار کر رہے ہیں۔ لاریب نے کہا اور پھر حیان کو لے کے نیچے چلی جاتی ہے۔ حیان کے نیچے آنے کے بعد کچھ رسمیں کر کے وہ سب نکاح کے لیے چلے جاتے ہیں۔

visit for more novels:  
www.urdunovelbank.com

کنز لے گھر بھی سب تیاریاں مکمل ہو جاتی ہیں۔ جویریہ تیار ہونے کے بعد کنز کے کمرے میں آتی ہے تو کنز سامنے تیار بیٹھی نظر آتی ہے۔ بیوٹیشن اس کو تیار کر کے ابھی ہی فارغ ہوئی ہوتی ہے۔ کنز نے آج واءٹ کلر کی فراک پہنی ہوتی ہے جو اس کے پاؤں تک آتی ہے۔ اس کے نیچے اس نے چوڑی والا ٹراورز پہنا ہوتا

## URDU NOVEL BANK

ہے اور ساتھ میں ریڈ کلر کا حجاب لیا ہوتا ہے۔ جویریہ کمرے میں داخل ہوتی ہے اور کنزا کو دیکھ کر ماشاء اللہ کہتی ہے اور اس کا صدقہ اتار کر کام والی کو دے دیتی ہے۔ پھر کنزا کے سر پر پیار کرنے کے بعد وہ باہر چلی جاتی ہے۔

نکاح کے لیے حیان اپنے رشتہ داروں کو لے کر کنزا کے گھر پہنچ جاتا ہے۔ حیان نے آج واءٹ کلر کی قمیض شلوار پہنی ہوتی ہے اور قمیض کے اوپر اس نے ریڈ کلر کی واسکٹ پہنی ہوتی ہے۔ جیسے ہی وہ لوگ گھر کے پاس پہنچتے ہیں تو مرتضیٰ آگے بھر کے اسامہ کے بڑے بھائی سے، علی اسامہ سے اور حارث حیان کے گلے ملتا ہے۔ حارث کے ملنے کے بعد عثمان اور پھر سب باری باری اس سے ملتے ہیں۔ پھر ان سب کو لے کر اندر چلے جاتے ہیں۔ اندر آنے کے بعد جویریہ اور رمشاء لاریب اور جویریہ سے ملنے کے بعد کنزا سے ملنے کی درخواست کرتی ہیں تو وہ اب کو لے کر کنزا کے پاس کمرے میں لے جاتی ہے۔

جویریہ ان سب کو لے کر کمرے میں داخل ہوتی ہیں تو وہ سب کنزا کی خوبصورتی کو لے کر بہت متاثر اور حیران ہوتی ہیں۔ یہ ہماری ہی بیٹی ہے نہ۔ ماشاء اللہ بہت پیاری اور ڈیسنٹ لگ رہی ہے۔ اس کا صدقہ اتارا آپ نے۔ کہیں نظر ہی نہ لگ جائے۔ حوریا نے کہا۔ لاریب اور جویریہ ہنس پڑتی ہیں اور جی کہتی ہیں۔ ویسے حوریا نے چن کر بہو ڈھونڈھی ہے اور ہمارے ریحان کی ٹکر کی ہے۔ رمشاء نے کہا۔ کنزا ان سب کی باتیں سن کر شرما جاتی ہے۔ کنزا سے مل کر پھر وہ واپس باہر چلی جاتی ہیں۔

visit for more novels:

حادیہ کنزا کے گھر آتی ہے اور آگے سے عثمان سے ٹکرا جاتی ہے۔ سوری میں نے دیکھا نہیں۔ حادیہ عثمان سے کہتی ہے۔ نوائس اوکے۔ غلطی میری بھی ہے۔ مجھے دیہان سے چلنا چاہئے تھا۔ عثمان حادیہ سے کہتا ہے اور باہر چلا جاتا ہے۔ حادیہ اندر آکر جویریہ سے ملتی ہے۔ چونکہ حادیہ پہلے بھی ایک دو دفعہ کنزا کے گھر آ چکی تھی اور کنزا کے امی ابو سے مل بھی چکی تھی تو وہ اسے جانتی تھیں۔ جویریہ سے



ملنے کے بعد حادیہ ان سے کنزا سے ملنا کا کہتی ہے تو وہ کنزا کے کمرے کے پاس اس کو چھوڑ کر چلی جاتی ہیں۔

حادیہ کمرے میں آتی ہے تو کنزا کو اتنا پیار دیکھ کر حیران اور خوش ہوتی ہے۔  
کنزا! یہ تم ہو۔ ماشاء اللہ! پیاری لگ رہی ہو۔ حادیہ کنزا سے کہتی ہے تو کنزا ہنس کر اس سے گلے ملتی ہے۔ ابھی وہ بیٹھی باتیں کر رہی ہوتی ہیں کہ اتنے میں کنزا کی والدہ کمرے میں آتی ہیں اور نکاح خواں کے آنے کا بتاتی ہیں۔ کنزا نقاب کر کے بیٹھ جاتی ہے۔ عثمان، حارث، علی اور مرتضیٰ نکاح خواں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ علی اور مرتضیٰ کنزا کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور عثمان اور حارث ان کے پاس کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نکاح خواں پاس پڑی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

کنزا علی ولد علی حیدر آپکا نکاح حیان علی ولد اسامہ بلال سے سکھ راج الوقت پانچ لاکھ روپے حق مہر طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ نکاح خواں کنزا



سے اس کی رضامندی پوچھتا ہے۔ کنزا خاموش رہتی ہے تو علی اور مرتضیٰ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو حوصلہ دیتے ہیں۔ کنزا ان دونوں کے ہاتھ کو کندھے پر محسوس کرتی ہے تو جواب دیتی ہے۔ جی قبول ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟ نکاح خواں ایک دفعہ پھر پوچھتا ہے۔ جی قبول ہے۔ نکاح خواں تیسری دفعہ پوچھتا ہے تو کنزا قبول ہے کہتی ہے۔ پھر نکاح خواں اس سے نکاح نامے پر دستخط کرواتا ہے اور علی اور مرتضیٰ کنزا کے سر پر ہاتھ رکھ کر نکاح خواں کے ساتھ باہر چلے جاتے ہیں۔

visit for more novels:

کنزا سے نکاح نامے پر دستخط کروانے کے بعد نکاح خواں باہر حیان کے پاس آتا ہے۔ حیان علی ولد اسامہ بلال آپ کا نکاح کنزا علی ولد علی حیدر سے سکھ رائج الوقت پانچ لاکھ روپے حق مہر طے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟ نکاح خواں حیان سے پوچھتا ہے۔ جی قبول ہے۔ کیا قبول ہے؟ جی قبول ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟ جی قبول ہے۔ حیان کے تیسری دفعہ قبول ہے کہ نکاح نامے پر

## URDU NOVEL BANK

دستخط کر دیتا ہے۔ نکاح نامے پر دستخط کرنے کے بعد نکاح خواں دعا کرواتا ہے اور پھر حیان سے گلے مل کر مبارک باد دیتا ہے۔ پھر سب باری باری حیان سے گلے مل کر مبارکباد دیتے ہیں۔ آخر میں حارث اور عثمان حیان کو مبارکباد دینے کے لیے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے گلے ملتے ہیں۔ حیان سے گلے ملنے کے بعد حارث حیان سے بات کرتا ہے۔ یار تجھے اپنی گریبا دی ہے ہم دونوں نے۔ پلیز اس کا خیال رکھنا اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کو کچھ نہ کہنا۔ ہمیں بتا دینا۔ ہم خود ہی اس کو سمجھا لیں گے۔ حارث نے حیان سے کہا تو عثمان نے بھی اس کی تائید کی۔ یار تم لوگ فکر نہ کرو۔ وہ اب میری ذمہ داری ہے اور میں اس معاملے میں تم لوگوں کو بالکل مایوس نہیں کروں گا۔ اس کو خود سے بھی بھر کر خیال رکھوں گا۔ حیان نے کہا۔ بھی اب باتیں ہو گئی ہوں تو میری بیٹی کو بھی لے آؤ۔ اسامہ نے کہا تو عثمان اور حارث جی انکل کہ کر اندر کنڑا کو لے کر آنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

عثمان اور حارث کنزا کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور کنزا کو پیار سے سر پر ہاتھ رکھ اپنی امی اور بڑی امی سے کنزا کو باہر لے کر آنے کا کہہ کر باہر نکل جاتے ہیں۔

کنزا کی امی اور بڑی امی حادیہ کے ساتھ کنزا کو لے کر باہر آتی ہیں اور کنزا کو حیان کے ساتھ بیٹھا دیتی ہیں۔ حویہ اور اسامہ کنزا اور حیان کے پاس آکر صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو پیسے اور پیار دے کر پاس ٹیبل پر پڑے کیک سے ان کا منہ میٹھا کرواتے ہیں۔ ان دونوں کے بعد کنزا کے والدین آتے ہیں اور کنزا اور حیان کا منہ میٹھا کرواتے ہیں۔ ان کے بعد پھر باری باری سب آکر ان کا منہ میٹھا کرواتے ہیں۔ سب سے آخر میں حارث اور فاخر (حیان کا کزن اور دوست) آکر ان دونوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور حارث کنزا کو اور فاخر حیان کا منہ میٹھا کرواتے ہیں۔ کنزا کو کھلانے کے بعد حارث حیان کے منہ کے پاس کیک کرتا ہے اور وہ جیسے ہی کھانے لگتا ہے تو پیچھے کر لیتا ہے۔ سب حارث کی شرارت پر

ہنس پڑتے ہیں۔ اسی طرح حارث دو دفعہ کرتا ہے اور پھر آخر میں اس کو کھلا دیتا ہے۔ اسی طرح ہنسی مذاق میں کھانا لگ جاتا ہے تو سب کھانے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ چونکہ مردوں اور عورتوں کے کھانے کا انتظام الگ الگ ہوتا ہے تو عورتیں عورتوں والے اور مرد مردوں والے حصے میں چلے جاتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد سب لوگ گھر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔ حیان اور اس کے گھر والے کنزا کے والدین سے ملتے ہیں اور ان کو گفٹس وغیرہ دے کر اجازت لے کر گھر کے لیے نکل جاتے ہیں۔ عثمان، حارث اور اس کے گھر والے ان کو باہر تک چھوڑنے ساتھ آتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اگلے دن یونیورسٹی میں وہ سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ کنزا اور حادیہ لیکچر لے کر باہر نکلتی ہیں تو چونکہ ان کا اگلا لیکچر فری ہوتا ہے تو وہ کینیٹین میں چلی جاتی ہیں۔ حارث اور حیان اپنے گروپ کے ساتھ پہلے ہی وہاں ہوتے ہیں تو حارث کنزا کو دیکھ کر اس کے پاس آتا ہے۔ کنزا بیٹا! اب تو آپ بھی ہمارے گروپ کا حصہ

## URDU NOVEL BANK

ہو تو میری گریا الگ کیوں بیٹھے گی۔ یارے ساتھ ہی بیٹھ جاؤ نہ۔ حارث نے کنزا سے کہا۔ بھائی سوری لیکن میں کمفر ٹیبل فیل نہیں کروں گی تو مجھے یہیں رہنے دیں۔ آپ لوگ انجوائے کرے۔ کنزا نے کہا۔ چلو جیسے میری گریا کو اچھا لگے۔ حارث کنزا سے کہہ کر واپس اپنے گروپ کے پاس چلا جاتا ہے۔

حیان جو یہ سب دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ گارث کے اکیلے واپس آنے پر اس سے پوچھتا ہے کہ کنزا اس کے ساتھ کیوں نہیں آئی تو حارث اس کو ریزن بتا دیتا ہے۔ حیان خود کھڑا ہوتا ہے اور اس کی طرف جانے لگتا ہے تو حارث اس کو روک لیتا ہے لیکن وہ پھر بھی حارث کو اس کے ساتھ کنزا کے پاس جانے کے لیے کہتا ہے۔ وہ دونوں کنزا کے پاس جاتے ہیں اور پاس پڑی کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ السلام علیکم! کنزا کیسی ہیں آپ؟ کیا بات ہے اب تو آپ ہمارے گروپ کا حصہ ہے تو حارث کے ساتھ ادھر کیوں نہیں آئی؟ حیان کنزا سے کہتا ہے۔ وا علیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔ میں حارث بھائی کو بتا چکی ہوں کہ ادھر کیوں

نہیں آئی۔ کنزا نے کہا۔ کنزا آپ بیوی ہیں میری اور کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا اور لڑکیوں کے علاوہ آپ کو کوئی دیکھے گا۔ اُس پروس لیکن آپ میرے ساتھ چلیں۔ حارث آپ کا بھائی ہے تو آپ نے انکار کر دیا لیکن میں آپ کا شوہر ہوں اور یہ میری چھوٹی سی درخواست ہے۔ حیان نے کہا۔ پہلے تو کنزا منع کرنے لگتی ہے لیکن پھر حادیہ اور اربہ کے سمجھانے پر اٹھ جاتی ہے۔

کنزا حیان کے ساتھ اس کے گروپ کے پاس چلی جاتی ہے۔ رباب جو کنزا اور حیان کے نکاح سے واقف نہیں ہوتی، وہ کنزا کو وہاں آتے دیکھ کر حیران ہوتی ہے۔ اوہ دیکھو اب پور گریل بھی ہمارے ساتھ بیٹھنے کے لیے آئی ہے۔ سو سیڈ شاید اس کو اور کوئی جگہ نہیں ملی۔ کنزا جیسے ہی ان کے ٹیبل کے پاس آتی ہے تو رباب اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتی ہے۔ رباب! جیسٹ شٹ یور ماؤٹھ۔ جس کو تم پور گریل کہہ رہی ہو وہ میری بیوی اور حارث جیسے بندے کی بہن ہے۔ پہلے میں نے زیادہ منع اس لیے نہیں تھا کہا کہ تب حارث کی بہن تھی اور وہ تھا

## URDU NOVEL BANK

لڑنے کے لیے لیکن اب یہ میری بیوی بھی ہے اور جو بھی اس سے اس ٹون میں بات کرے گا، میں اس سے نہ بولنا پسند کروں گا۔ حیان نے کہا۔ رباب معافی مانگو ورنہ جاؤ یہاں سے۔ تم جانتی ہو نہ کہ حیان اور حارث ہمارے گروپ کی جان اور شان ہیں۔ سہیل کہتا ہے تو باقی سب بھی اس کی حمایت کرتے ہیں۔ تم سب اس کے لیے مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو۔ میری ساری زندگی یاد رکھوں گی۔ رباب روتے ہوئے وہاں سے جانے لگتی ہے تو کنزرا اریبہ کا اشارہ کرتی ہے تو وہ اسے روک لیتی ہے۔ کنزرا اٹھ کر اس کے پاس آتی ہے۔ رباب پلیز مت روئیں۔ کوئی آپ سے دوستی نہیں توڑے گا۔ میں مانتی ہوں کہ حیان اور حارث بھائی کو آپ کا ایسا کہنا برا لگا ہے اور اس لیے انھوں نے اتنے غصے سے بات کی ہے۔ میں آپ سے ان دونوں کی طرد سے معافی مانگتی ہوں لیکن پلیز رونا بند کریں۔ آپ بھی پلیز ایسا مت کرنا اگلی دفعہ ورنہ برا لگتا ہے اور کسی کا دل بھی دکھ سکتا ہے اور آپ تو اچھی لڑکی ہیں۔ آپ کسی کا دل تو بالکل نہیں دکھانا چاہیں گی۔



## URDU NOVEL BANK

ہیں نہ۔ کنز نے اس کو پیار سے چپ کرواتے اور سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔ سوری۔ میں آگے سے خیال رکھوں گی۔ رباب نے کہا تو سب کے چہرے پر مسکان پھیل جاتی ہے۔ چلو اب بیٹھو پھر ہمارے پاس۔ کنز نے کہا تو رباب پاس پڑی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ ویسے ایک بات ہے بھابھی سمجھاتی اتنا اچھا ہیں کہ کوئی سمجھ بھی جائے اور ہرٹ بھی نہ ہو۔ نعمان نے کہا۔ ویسے حیان اور حارث لکی ہیں جو اتنی اچھی، سلجھی ہوئی اور پیاری بہن اور بیوی ملی ہے۔ وقاص نے کہا۔ میں ایگری کرتا ہوں اس بات سے۔ حارث نے کہا۔ میں بھی۔ حیان نے کہا۔ ابھی تو تم نے اور حیان نے گھر میں نہیں دیکھا۔ پوری دادء اماں ہوتی ہیں سب کی۔ ایسا خیال رکھتی ہے کہ بندہ ایک دن میں ٹھیک ہو جائے۔ حارث نے ہنستے ہوئے کہا۔ نعمان اور سہیل کنز کو دیکھنے لگتے ہیں تو حیان سب لڑکوں کو کنز کو نہ دیکھنے کا کہتا ہے اور وہ سب مان جاتے ہیں۔ رباب، ہانیہ اور



اقراء بھی کنزا، حادیہ اور اریبہ سے دوستی کر لیتی ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد سب اپنا لیکچر لینے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

دو سال بعد

آج حارث اور حیان کی بزنس کی ڈگری کمپلیٹ ہونے اور کانویکیشن کے بعد یونیورسٹی کی طرف سے پاڑتی ہوتی ہے۔ حارث اپنے ساتھ اریبہ کو اور حیان اپنے ساتھ کنزا کو لے کر پاڑتی میں آتے ہیں۔ ان دو سالوں میں حارث کو اریبہ بہت پسند آتی ہے اور اس سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس سے نکاح کر لیتا ہے۔

دوسری طرف عثمان کا نکاح حادیہ سے ہو جاتا ہے اور حادیہ کے عثمان اور حارث کے اریبہ کے نکاح سے کنزا بہت خوش ہوتی ہے۔ آج اریبہ کے والدین سے اجازت لے کر وہ اس کو اپنے ساتھ پاڑتی میں لاتا ہے۔ حارث نے بلیو کلر کا تھڑی پیس پہنا ہوتا ہے اور اریبہ نے بھی بلیو کلر کی فراک پہنی ہوتی ہے۔ حیان نے بلیک پینٹ کے ساتھ بیڈ شرٹ اور اس کے اوپر پینٹ کے ساتھ کا کوٹ

پہنا ہوتا ہے اور کنزرا نے ریڈ کلر کی فراک کے ساتھ اس کا میچنگ حجاب کیا اور نقاب کیا ہوتا ہے۔ وہ دونوں یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہیں تو ان کا گروپ ان سے آکر ملتا ہے۔ ان سب کی بھی انگیجمنٹ ہو چکی ہے کسی نہ کسی سے۔ ہائے اوہ سوری السلام علیکم! کیسے ہو تم لوگ۔ نعمان نے پوچھا۔ بالکل ٹھیک ہیں ہم۔ چلیں اندر سب حارث اور رحمان کا پوچھ رہے ہیں۔ سہیل نے کہا۔ ہاں بالکل چلیں۔ حارث نے کہا تو وہ سب اندر ہال میں چلے جاتے ہیں۔

پارٹی میں جا کر وہ سب استادوں سے ملتے ہیں اور پھر اپنے ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے اونر میں سٹیج پر قرآن پاک اور نعت کے بعد تقریروں کو پروگرام شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد ان سب کی یونیورسٹی میں کسی نہ کسی یاد کو تازہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد سب حارث اور حیان کو سٹیج پر ڈانس یا شعر سننے کا کہتے ہیں تو وہ انکار کر دیتے ہیں۔ سب کے زور دینے پر حارث اور حیان سٹیج پر جاتے ہیں لیکن گانے اور ڈانس کی بجائے کچھ اچھی باتیں بتاتے ہیں اور

نیچے آ جاتے ہیں۔ وہ دونوں ٹیبل پر کنزا اور اریبہ کے ساتھ آکر بیٹھ جاتے ہیں۔  
 تھوڑی دیر بعد کھانا کھل جاتا ہے تو وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔  
 کھانا کھانے کے بعد وہ سب کچھ پکس کے بعد ایک دوسرے سے گلے مل کر ایک  
 دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں اور گھروں کے لیے نکل جاتے ہیں۔

دو سال بعد

مزید دو سال گزر چکے تھے۔ اس عرصے میں عثمان کی حادیہ سے شادی ہو جاتی  
 ہے اور وہ رخصت ہو کر کنزا کے گھر آ جاتی ہے اور سب ذمہ داریاں کنزا کے  
 ساتھ مل کر سنبھال لیتی ہے۔ اب وہ دونوں اکٹھی یونیورسٹی جاتی تھیں اور اب  
 ان دونوں کی ڈگری کمپلیٹ ہو چکی ہے۔ حادیہ کے ہاں کچھ دن پہلے ایک  
 خوبصورت بیٹے اور بیٹی نے آنکھ کھولی ہے۔ جس سے سب بہت خوش ہوئے اور  
 اب ہفتہ کو ان کا عقیقہ تھا۔ بیٹی کا نام انھوں نے ہانیہ اور بیٹے کا نام سعد رکھا  
 تھا۔ اسی دن حیان کے گھر والوں نے شادی کی تاریخ لینے آنا تھا۔ دوسری طرف

## URDU NOVEL BANK

اریبہ کی شادی بھی کنزا کی شادی سے لگے دن ہوتی ہے اور پھر دونوں دوستوں کا ولیمہ ایک دن ہی ہونا تھا۔

آج عقیقہ ہے اور حیان کے گھر والوں نے دن ڈالنے بھی آنا ہے تو پورے جوش و خروش سے تیاریاں جاری تھیں۔ حیان کے گھر والے کنزا کے یاں آتے ہیں اور لگے مہینے کی بیس تاریخ رکھتے ہیں۔ چونکہ حادیہ کا سوا مہینہ بھی پورا ہو جانا تھا تو کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔ سب خوش تھے۔ حیان کے گھر والے کھانا کھانے کے بعد گھر جانے کے لیے بکل جاتے ہیں۔

visit for more novels:

آج انیس تاریخ تھی۔ آج کنزا کی مہندی تھی۔ کچھ دن پہلے کنزا کو مایوں بیٹھایا گیا تھا۔ کنزا اور حارث کی مہندی کے انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ کنزا نے پیلے کلر کے کپڑے پہن رکھے تھے اور نیچے کھسے پہن رکھے تھے۔ ادھر حارث نے بھی واءٹ شلوار قمیض کے اوپر براؤن رنگ کر کرتی پہن رکھی تھی اور گلے میں پیلے اور اورنج رنگ کا پٹکا گلے میں لٹکا رکھا تھا۔ دونوں بہن بھائی ہی بہت پیارے لگ رہے

## URDU NOVEL BANK

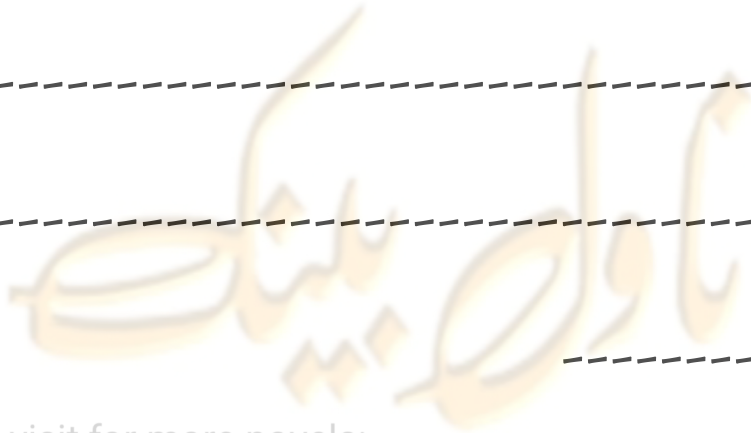
تھے۔ ان دونوں کو باہر لا کر بیٹھایا جاتا ہے اور ان کا صدقہ دیا جاتا ہے اور ان کی نظر اتاری جاتی ہے۔ پھر لاریب اور جویریہ سب سے پہلے ان کے ہاتھ پر مہندی رکھتی ہیں اور اس کے بعد تیل لگا کر منہ میٹھا کرواتی ہیں۔ اس کے بعد علی اور مرتضیٰ رسم کرتے ہیں۔ ان دونوں کے بعد باری باری سب رسم کرتے ہیں۔ آخر میں عثمان اور حادیہ اپنے بچوں کے ساتھ سیج پر آتے ہیں اور رسم کرتے ہیں۔

حادث کا منہ میٹھا کرواتے ہوئے عثمان پہلے میٹھائی دو دفعہ پیچھے کرتا ہے اور بعد میں ایک دم سارا رس گلہ اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے۔ دوسری طرف حادیہ بھی کنزا کے ساتھ ایسا ہی کرتی ہے۔ ان دونوں کی شرارت پر سب ہنس پڑتے ہیں۔ مہندی کے بعد ان دونوں کو آرام کرنے کے لیے کمرے میں بھیج دیا جاتا ہے۔ سب کچھ سمیٹ کر باقی سب بھی سونے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

لگے دن بارات تھی تو سب بارات کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ مرد حضرات پہلے ہی شادی کے انتظامات دیکھنے کے لیے گھر سے ہال کے لیے نکل چکے تھے۔ عثمان کی ڈیوٹی کنزا اور حادیہ کو بیوٹیشن کے تیار کرنے کے بعد گھر سے ہال لانے کی تھی جب کہ حادثہ کو اپنے دوست کی طرف سے بارات لے کر آنا تھا اور پھر بھائی بن کر ساری ذمہ داریاں اٹھانی تھیں۔ کنزا نے آج روایتی لال رنگ کا لہنگا پہن رکھا تھا اور اس کے اوپر ریڈ کلر کا حجاب کیا ہوا تھا۔ حجاب کر کے اس کی خوبصورتی کو چارچاند لگ گئے تھے۔ جویریہ کمرے میں آتی ہیں اور کنزا کی نظر اتارتی ہیں۔ پھر وہ حادیہ کی بھی نظر اتارتی ہیں جس نے آج آسمانی رنگ کی فراک پہن رکھی تھی اور اوپر اسی کا میچنگ حجاب کر رکھا تھا۔ ہاتھوں میں اس نے

## URDU NOVEL BANK

انگھوٹھی پہن رکھی تھی اور بہت پیاری لگ رہی تھی۔ کنزا اور حادیہ کی نظر اتارنے کے بعد وہ کنزا کو لے کر کمرے سے باہر آتی ہیں۔ کنزا کو ڈرائنگ روم میں لا کر بیٹھایا جاتا ہے اور لاریب اس کی نظر اتارتی ہیں۔ پھر وہ سب عثمان کو کنزا اور حادیہ کو لانے کی ذمہ داری دے کر گھر سے ہال کے لیے نکل جاتی ہیں۔



visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

عثمان اپنے کمرے میں تیار ہو رہا ہوتا ہے۔ اس نے حادیہ کے ساتھ کا میچنگ سوٹ پہن رکھا ہے اور کف لنکس لگا رہا ہے۔ کف لنکس لگا کر وہ خود پر پرفیوم کا سپرے کرتا ہے اور کمرے سے نکل کر ڈرائنگ میں آجاتا ہے۔ ابھی وہ کنزا کے کمرے میں داخل ہوتا ہی ہے کہ حادثہ کی کال آتی ہے اور وہ اس کو بارات کے

## URDU NOVEL BANK

نکلنے کا بتاتا ہے۔ عثمان بات کر کے فون رکھ دیتا ہے۔ کنزا کے سر پر پیار کر کے وہ اس کو اور حادیہ کو لے کر گھر سے نکل جاتا ہے۔

---



---



---

حیان آج بہت خوش تھا۔ آخر کار اس کی خواہش پوری ہونے جا رہی تھی۔ اس نے آج کنزا لال رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی اور سر پر لال رنگ کا ہی قلم پہن رکھا تھا۔ اس کے پاس کھڑا حارث اس کو تیار ہونے میں مدد کر رہا تھا۔ حارث نے براؤن کلر کا تھڑی پیس پہن رکھا تھا اور بہت پیارا لگ رہا تھا۔ فاخر کمرے میں آکر حیان اور حارث کو لاریب نے نیچے آنے کے حکم کے بارے میں بتاتا ہے۔ وہ لوگ حیان کو لے کر نیچے چلے جاتے ہیں۔



حیاء نہی آتا ہے تو سہرا بندی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس کے بعد حیان کا صدقہ اتارا جاتا ہے اور کچھ اور رسمیں ادا کر کے وہ بارات لے کر نکل جاتے ہیں۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

راستے میں ہال پہنچنے سے تھوڑی دیر پہلے حارث عثمان کو کال کرتا ہے اور بارات کے نکلنے کا بتاتا ہے۔ جب وہ بارات لے کر آتے ہیں تو عثمان کنڑا کو لے کر پہلے ہی پہنچ جاتا ہے اور اس کو براء ایڈل روم میں بیٹھا کر خود باقی سب کے ساتھ دروازے کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ بارات کے پہنچتے ہی ڈھول ڈھمکے میں ریحان کار

## URDU NOVEL BANK

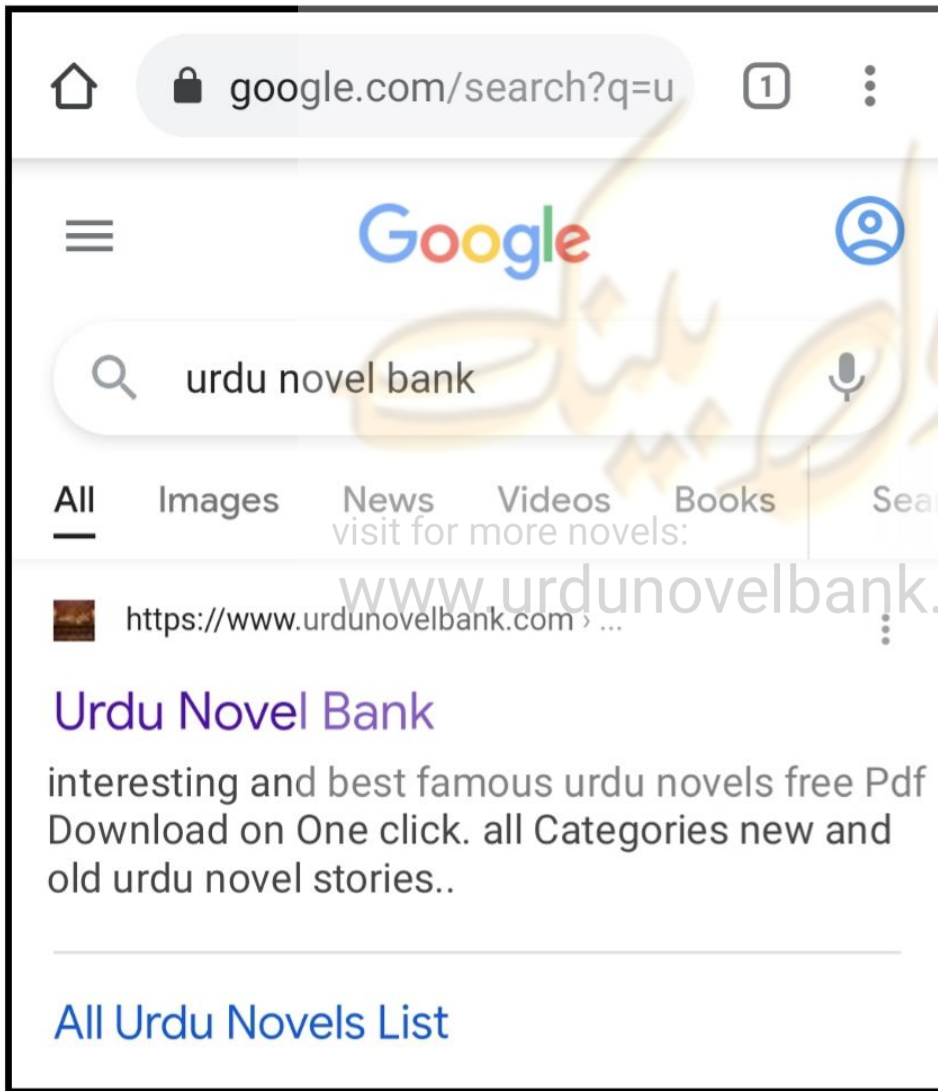
سے نکل کر آگے ہال کی طرف بڑھتا ہے۔ راستے میں ڈھول کی ٹھاپ پر حیان کے دوست اور کزنز ڈانس کرتے ہیں۔ پھر وہ ہال کے قریب پہنچتے ہیں تو علی، مرتضیٰ، عثمان اور باقی سب آگے بڑھ کر استقبال کرتے ہیں اور لڑکیاں ان پر پھول نچھاور کرتی ہیں۔ پھر وہ سب ابر ہال میں آ جاتے ہیں اور حیان اور اس کے دوست سیج پر پڑے صوفے پر اور مرد حضرات کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں جبکہ عورتیں خواتین والے حصے میں چلی جاتی ہیں۔

visit for more novels:

[www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdu-novelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

بارات کے آنے کے دس پندرہ منٹ بعد کھانا کھول دیا جاتا ہے۔ حارث ہال میں آکر لڑکی والوں کی طرف ہو جاتا ہے۔ پھر حارث، عثمان اور باقی مرد کھانے کا انتظام دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ دوسری طرف لاریب اور جویریہ سب سنبھال رہی ہوتی ہیں۔ حادیہ اور کنزا کی کزنز اندر کمرے میں اس کے پاس ہوتی ہیں۔ حارث ویٹر سے کہہ کر ان کا کھانا کمرے میں ہی پہنچا دیتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کھانے سے فارغ ہو کر کنزا کو لا کر دلہے کے پاس بیٹھانے کا کہا جاتا ہے۔ عثمان اور حارث اندر کنزا کو لانے کے لیے جاتے ہیں۔ کنزا کے سر پر پیار دے کر وہ دونوں اس کو لے کر باہر آتے ہیں۔ راستے میں علی اور جویریہ اس کو عثمان اور حارث سے لے کر سیٹج کے پاس آتے ہیں۔ حیان آگے بڑھ کر کنزا کے آگے

## URDU NOVEL BANK

ہاتھ کرتا ہے۔ کنزا اپنے والد کی طرف دیکھتی ہے تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر حیان کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں۔ حیان اس کا ہاتھ پکڑ کر سٹیج پر چڑھتا ہے اور اس کو لے کر صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور بیٹھنے میں مدد دیتا ہے۔ سب سے پہلے تو دلہن کی ماں اور ابو دلہے اور دلہن کو پیسے دے کر رسم کا آغاز کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ دلہے کو انگھوٹھی اور گھڑی پہناتے ہیں اور ان کا منہ میٹھا کرواتے ہیں۔ اسی طرح پھر باری باری سب رسم کرتے ہیں۔ اس کے بعد دودھ پلائی کی رسم ہوتی ہے۔ حادیہ اور باب کنزا کی دودھ پلائی کی رسم کے لیے دودھ لے کر آتی ہیں۔ دودھ پلائی کی رسم میں وہ پچاس ہزار مانگتی ہیں۔ حیان پہلے خود دودھ پیتا ہے اور پھر کنزا کے آگے کرتا ہے۔ کنزا ایک سپ لیتی ہے تو ریحان واپس ایک سیپ لے کر دودھ اپنے کزنز کو پکڑا دیتا ہے اور حادیہ لوگوں کو تھوڑی بحث کے بعد پچاس ہزار دے دیتا ہے۔ دودھ پلائی کی رسم کے بعد جوتا چھپائی کی رسم ہوتی ہے جس میں حادیہ لوگوں کو بیس ہزار ملتے ہیں۔ ان رسموں کے بعد گفٹس دینے

## URDU NOVEL BANK

کی باری آتی ہے تو سب کزنز اور دوستیں باری باری گفٹس دیتی ہیں۔ ان تمام رسموں سے فارغ ہو کر رخصتی کا وقت ہو جاتا ہے۔ عثمان آگے بڑھ کر کنزا کو اپنے حصار میں لیتا ہے اور حارث اس کے سر پر قرآن پاک کا سایہ کرتا ہے اور پھر وہ اس کو لے کر گاڑی کی بڑھتے ہیں۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے کنزا لاریب اور مرتضیٰ سے ملتی ہے اور پھر اپنے والدین سے مل کر بھائی اور بھابھی سے ملتی ہے اور آخر میں حارث سے مل کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔ حارث قرآن پاک اس کی گود میں رکھ دیتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ریحان بھی سب سے گلے مل کر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے اور کنزا کو اپنے گھر لے کر جانے کے لیے نکل جاتا ہے۔ حارث بھی ایک دوست کی حیثیت سے حیان کے ساتھ ہی اس کے گھر کی طرف نکل جاتا ہے۔ عثمان لوگ بھی سامان سمیٹ کر گھر کی طرف نکل جاتے ہیں۔

حیان جیسے ہی کنزا کو لے کر گھر پہنچتا ہے تو اس کی کزنز اور کزنز کی واء فس گھر کے دروازے پر ان کا استقبال کرتی ہیں۔ رباب (حیان کی خالہ کی بیٹی) دوسری کزنز کے ساتھ دروازہ رمائی کرتی ہیں۔ ان سب کو پچاس ہزار دینے کے بعد وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں اور کنزا کو لا کر صوفے پر بیٹھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد دودھ پینے کی رسم ہوتی ہے اور کنزا اور حیان دودھ پیتے ہیں۔ اس کے بعد کچھ اور رسمیں ادا کر کے کنزا کو حیان کے کمرے میں پہنچا دیا جاتا ہے جب کہ حیان کچھ دیر دوستوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ پھر وہ دوستوں کو الوداع کہہ کر کمرے کی طرف جاتا ہے۔ کمرے میں جانے سے پہلے اس کی کزنز اس سے نیگ لیتی ہیں اور پھر وہ کمرے میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ سب بھی چلی جاتی ہیں۔

کمرے میں داخل ہونے بعد وہ آہستہ سے چلتا ہوا کنزا کے پاس آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ کنزا جو پہلے ہی کمرے کی سجاوٹ کو دیکھ کر گبھرا رہی ہوتی ہے وہ اور گبھرا جاتی ہے۔ حیان اس کو سلام کرتا ہے جس کا وہ سر ہلا کر جواب دیتی ہے۔ پھر



## URDU NOVEL BANK

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ریلیکس ہونے کا کہتا ہے اور اس کے ہاتھ میں منہ دیکھائی کی انگھوٹھی پہنا دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ اس کے ماتھے پر بوسے دے کر سنت ادا کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ کچھ تصویریں اپنے موبائل میں بناتا ہے۔ پھر وہ باتوں ہی باتوں میں کنزا کو ریلیکس کر دیتا ہے۔ کنزا جب ریلیکس ہو جاتی ہے تو وہ اس سے ایک فرمائش کرتی ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ وہ حیان کے ساتھ شکرانے کے دو نفل ادا کرنا چاہتی ہے۔ حیان اس کی بات سن کر خوش ہوتا ہے اور اس کو بیڈ سے اترنے میں مدد دیتا ہے۔ کنزا کپڑے لے کر واشروم میں کپڑے بدلنے اور وضو کرنے کے لیے چلی جاتی ہے۔ وہ وضو کر کے باہر آتی ہے تو اتنے میں حیان نے بھی کپڑے بدل لیے ہوتے ہیں اور پھر وہ وضو کرنے کے لیے چلا جاتا ہے۔ جب وہ وضو کر کے باہر نکلتا ہے تو کنزا جائے نماز بچھا چکی ہوتی ہے اور حیان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔ حیان آکر جائے نماز پر کھڑا ہوتا ہے اور پھر وہ حیان کی امامت میں دو نفل شکرانے کے ادا کرتے ہیں۔



اس کے بعد وہ دونوں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ حیان دعا کرتا ہے اور کنزا اس کے پیچھے آمین کہتی جاتی ہے۔ دعا مانگ کر پھر کنزا جائے نماز اٹھا دیتی ہے اور وہ دونوں سونے کے لیے بیڈ پر چلے جاتے ہیں۔

صبح جب حیان کی آنکھ کھلتی ہے تو کنزا کا سر اس کے سینے پر ہوتا ہے اور وہ سکون کی نیند سو رہی ہوتی ہے۔ حیان اس کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور پھر اس کے سر پر بوسہ دے کر فریش ہونے کے لیے چلا جاتا ہے۔ وہ فریش ہو کر آتا ہے تو کنزا اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ کنزا کو سلام کرتا ہے اور گڈ مارنگ بولتا ہے۔ کنزا اس کے سلام کا جواب دیتی ہے تو وہ اس کو فریش ہونے کا اور تیار ہونے کا کہتا ہے۔ کنزا جی کہ کر کپڑے لے کر فریش ہونے کے لیے چلی جاتی ہے۔ کنزا فریش ہو کر باہر آتی ہے تو اس نے حیان کا میچنگ آسمانی کلر کا فراک پہنا ہوتا ہے۔ وہ باہر آکر شیشے کے سامنے اپنے بال سکھانے لگتی ہے تو اتنے میں حیان جو باہر حارث سے کال پر بات کر رہا ہوتا ہے، وہ کمرے میں آتا ہے اور کنزا

کے بال دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ کنزا! آپ کے بال کتنے پیارے ہیں۔  
 اچھا ہی ہے جو آپ اپنا آپ چھپا کر رکھتی ہیں۔ حیان کنزا سے کہتا ہے۔ شکریہ۔  
 کنزا نے کہا۔ چلیں نیچے؟ حیان نے پوچھا۔ جی میں بس حجاب کر لوں پھر چلتے  
 ہیں۔ کنزا نے کہا۔ اوکے جلدی کر لیں۔ حیان نے کہا۔ کنزا حجاب کرتی ہے اور  
 حیان سے چلنے کا کہتی ہے۔ حیان کنزا کو لے کر نیچے چلا جاتا ہے۔

حنیان اور کنزا نیچے آتے ہیں اور سب کو سلام کرتے ہیں۔ سلام کرنے کے بعد  
 وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بیٹا! آپ کو کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی یہاں؟  
 اسامہ کنزا سے پوچھتے ہیں۔ جی انکل کوئی پرابلم نہیں ہوئی۔ کنزا نے کہا۔ اوکے  
 کوئی بھی پرابلم ہو تو میں اور آپ کی امی ہیں، آپ ہمیں بتا سکتی ہیں بلکہ حیان  
 کی کوئی بھی شکایت ہو تو بتا سکتی ہیں۔ آپ ہمیں آج سے امی اور ابو کہیں تو زیادہ  
 اچھا لگے گا ہمیں۔ اسامہ نے کہا۔ ہاں اسامہ ٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹا۔ لاریب نے  
 بھی تائید کی۔ جی امی ٹھیک ہے۔ کنزا نے کہا۔ چلیں اب ناشتہ کریں۔ اسامہ

## URDU NOVEL BANK

نے کہا تو سب ناشتہ کرنے لگ پڑے۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ سب تیار ہونے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ چونکہ آج حارث کی شادی ہے تو سب وہاں جانے کے لیے ریڈی ہونے کے لیے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

حیان! مجھے بتادیں کونسا ڈریس پہنوں؟ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی؟ کنزا حیان سے پوچھتی ہے۔ کنزا! آپ کا ڈریس ڈریسنگ روم میں رکھوا دیا تھا میں نے اور آپ کا باقی سامان بھی ادھر ہی ہے تو بس اب آپ جلدی سے تیار ہو جائے۔ حیان نے کہا۔ جی ٹھیک ہے۔ کنزا نے کہا اور تیار ہونے کے لیے ڈریسنگ روم میں چلی جاتی ہے۔ کنزا تیار ہو کر باہر نکلتی ہے تو اس نے بلیک کلر کی کڑھائی والی فراک پہنی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ واءٹ کلر کا حجاب کیا ہوتا ہے۔ کنزا اس ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی ہوتی ہے۔ ڈریس کے ساتھ کا ڈوپٹہ اس نے ایک ساءید پر کندھے پر لٹکایا ہوتا ہے اور ہاتھوں میں حیان کی دی ہوئی انگھوٹھی اور بریسلٹیٹ پہنا ہوتا ہے اور پاؤں میں بلیک کلر کی ہیل وال جوتی پہنی ہوتی ہے۔

## URDU NOVEL BANK

حیان نے بھی میچنگ کلر کا پینٹ کوٹ پہنا ہوتا ہے۔ حیان کنزا کو تیار دیکھتا ہے تو اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اس کو ساتھ لے کر کمرے سے نکل جاتا ہے۔

حیان اور کنزا نیچے آتے ہیں تو اسامہ اور حوریہ تیار کھڑے ان کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ حوریہ ملازمہ سے کالی مرچیں منگوا کر ان کی نظر اتارتی ہے اور پھر ان کے سر سے پیسے وار کر ان کا صدقہ ملازمہ کو دے دیتی ہے۔ پھر وہ لوگ حارث کے گھر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

visit for more novels:

حارث نے آج براؤن کلر کی شیروانی پہنی ہوتی ہے جو اس کے چھ فٹ چار انچ قد پر بہت جچ رہی ہوتی ہے۔ کنزا اور اس کے سسرال والے جیسے ہی حارث کے گھر پہنچتے ہیں، ان کا پرچوش استقبال کیا جاتا ہے۔ کنزا سب سے گلے مل کر وہیں اپنی بڑی ماما کے پاس بیٹھ جاتی ہے جب کہ حیان حارث کے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

حیان حب حارث کے کمرے میں آتا ہے تو عثمان وہاں پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے جو حارث کی تیار ہونے میں مدد کر رہا ہوتا ہے۔ حیان اندر آکر پہلے عثمان سے ملتا ہے اور پھر حارث سے مل کر پاس پڑے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔ عثمان حارث کو باڈی سپرے دیتا ہے جو حارث اپنے اوپر کرتا ہے اور پھر حیان سے باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد کنرا ان کو بلانے کے لیے کمرے میں آتی ہے تو عثمان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے اور حارث اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیتا ہے اور اس کا حال پوچھتے ہیں۔ وہ جواب دے کر ان کو باہر بڑی امی کے بلانے کا بتاتی ہے اور پھر ان سب کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے۔

visit for more novel  
www.urdu-novelbank.com

نیچے آکر حارث کی سہرا بندی ہوتی ہے اور پھر صدقہ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کچھ رسمیں کر کے وہ بارات لے کر گھر سے نکل جاتے ہیں۔

بارات کے پہنچتے ہی ان کا پرچوش استقبال کیا جاتا ہے۔ ڈھول کی ٹھاپ پر سب دوست بھنگڑے ڈالتے ہیں۔ دروازے کے پاس ان پر اندر داخل ہوتے ہوئے

پھول نچھاور کیے جاتے ہیں۔ پھر مرد مردوں کی طرف اور عورتیں عورتوں والے حصے میں چلے جاتے ہیں۔ حارث، عثمان، حیان اور باقی دوست جا کر سیج پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کچھ دیر بعد اریبہ کو سیج پر لایا جاتا ہے اور پھر رسموں کا آغاز کیا جاتا ہے۔ دودھ پلائی اور گفٹس وغیرہ دینے کے بعد رخصتی کا ٹائم ہو جاتا ہے۔ اریبہ کے والد اس کو گاڑی کے پاس لاتے ہیں۔ اریبہ سب سے ملتی ہے اور پھر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔ حارث بھی سب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے اور پھر وہ سب گھر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

گھر آکر ان کا پر جوش استقبال کیا جاتا ہے۔ دلہا دلہن پر پھول نچھاور کیے جاتے ہیں۔ پھر اریبہ کو لا کر اندر صوفے پر بیٹھا دیا جاتا ہے۔ کچھ رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ پھر وہ دونوں کمرے میں چلے جاتے ہیں جہاں ان کا فوٹوشوٹ ہوتا ہے۔ فوٹوشوٹ کے بعد حارث کمرے سے نکل کر باہر دوستوں کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر دوستوں کے پاس بیٹھ کر جب وہ سب جانے کے لیے کھڑے ہو جاتے

ہیں تو وہ بھی کمرے میں جانے کے لیے اٹھ جاتا ہے۔ دروازے میں کنزا اس کو روکتی ہے اور اپنا نیگ مانگتی ہے۔ وہ مصنوعی بحث کر رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں حیان وہاں آتا ہے اور حارث کا ساتھ دیتا ہے تو کنزا کا منہ بن جاتا ہے۔ حارث کنزا کو روٹھا ہوا دیکھ کر اس کو پیسے دے دیتا ہے اور ساتھ میں اس کو ایک گولڈ کا بریسلیٹ بھی دیتا ہے۔ پھر وہ راستہ چھوڑ دیتی ہے تو وہ کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ حیان بھی کنزا کو لے کر سب سے مل کر گھر جانے کے لیے نکل جاتا ہے۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

حارث کمرے میں داخل ہوتا ہے اور اریبہ پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ریلیکس ہونے کا کہتا ہے۔ اس کے بعد کچھ باتیں کرتا ہے اور پھر اس کو منہ دکھائی کا تحفہ دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں شکرانے کے دو نفل ادا کرتے ہیں اور پھر سونے کے لیے بیڈ پر چلے جاتے ہیں۔

اگلے دن حارث اور حیان کا ایک ہی جگہ پر ولیمہ ہوتا ہے۔ حارث اور اربہ تیار ہو کر نیچے ناشتے پر آتے ہیں اور ناشتہ کرتے ہیں۔ ناشتہ کرنے کے بعد حارث، علی، مرتضیٰ اور عثمان ہال میں انتظام دیکھنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد حادیہ، اربہ، لاریب اور جویریہ باتیں کرتی ہیں۔ پھر حادیہ اندر بچوں کے پاس اور اربہ اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لیے چلی جاتی ہیں اور لاریب اور جویریہ بھی کام کرنے کے لیے اٹھ جاتی ہیں۔

جب عثمان لوگ ہال پہنچتے ہیں تو اسامہ لوگ بھی انتظام دیکھنے کے لیے وہیں ہوتے ہیں۔ انتظام وغیرہ دیکھ کر وہ سب گھروں میں تیار ہونے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

گھر آ کر حارث اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے جبکہ عثمان حادیہ اور اربہ کو پارلر چھوڑ آتا ہے۔ حیان کنڑا کے لیے گھر میں ہی بیوٹیشن کو بلا لیتا ہے۔



حارث نے آج پنک کمر کی شرٹ اور ساتھ بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنا ہوتا ہے اور اریبہ نے پنک کلر کی میکسی پہنی ہوتی ہے۔ دوسری طرف حیان نے پیرٹ کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنا ہوتا ہے اور کنزا نے بھی پیرٹ کلر کی فراک پہنی ہوتی ہے۔ یہ دونوں جوڑیاں ہی بہت پیاری لگ رہی ہوتی ہیں۔

حارث بیٹا! تیار ہو؟ لاریب نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔ جی امی! تیار ہوں۔ بس اریبہ کو لانے کے لیے نکلنے ہی لگا ہوں۔ حارث نے کہا۔ ٹھیک ہے بیٹا۔ اس کو لے کر جلدی سے ہال پہنچو۔ میں بھی تمہارے ابو اور چاچی لوگوں کے ساتھ نکل رہی ہوں۔ لاریب نے کہا۔ جی اچھا۔ حارث کہہ کر لاریب کے ساتھ نیچے آتا ہے اور اریبہ کو لینے کے لیے گھر سے نکل جاتا ہے۔ لاریب بھی ملازموں سے سب کام کہہ کر گھر کو تالا لگا کر ہال جانے کے لیے مرتضیٰ لوگوں کے ساتھ نکل جاتی ہے۔

حیاں تیار ہو کر باہر کچھ کام کے لیے نکل جاتا ہے تو بیوٹیشن کمرے میں آ کر کنزا کو تیار کرنا شروع ہو جاتی ہے۔ کنزا کو تیار کرنے کے بعد وی اس کو حجاب کرنے سے منع کرتی ہے لیکن جب کنزا ضد کرتی ہے تو وہ اس کو حجاب کر دیتی ہے۔ ماشاء اللہ میم مجھے تھا کہ آپ حجاب کر کے پیاری نہیں لگیں گی لیکن ایک بات کہوں گی کہ میں نے آج تک جتنی بھی دلنیں تیار کیں ہیں، ان میں سے آپ واحد ہیں جو اتنی پیاری لگ رہی ہیں۔ ماہم (بیوٹیشن) کنزا سے کہتی ہے۔ شکریہ۔ کنزا نے کہا۔ اتنے میں حیاں کمرے میں داخل ہوتا ہے اور بیوٹیشن باہر چلی جاتی

visit for more novels:

[www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com)

ہے۔

کنزا! آپ بہت خوبصورت ہیں۔ آپ پر تو ہرکلر سوٹ کرتا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ حیاں نے کہا۔ جی شکریہ لیکن آپ بھی پیارے لگ رہے ہیں۔ کنزا نے حیاں سے کہا۔ حیاں آگے بڑھ کر کنزا کو پیار کرتا ہے اور اس کو لے کر ہال جانے

## URDU NOVEL BANK

کے لیے نیچے آتا ہے۔ حوریہ ان دونوں کی نظر اتارتی ہے اور پھر وہ دونوں ان کے ساتھ ہال جانے لے لیے نکل جاتے ہیں۔

حارث پارلر کے باہر پہنچ کر حادیہ کو کال کرتا ہے اور اس کو اپنے آنے کا بتاتا ہے تو وہ اریبہ کو لے کر باہر آ جاتی ہے۔ حارث حادیہ کے ساتھ مل کر اریبہ کو کار میں بیٹھانے میں مدد دیتا ہے اور پھر ان کو لے کر ہال پہنچنے کے لیے نکل جاتا ہے۔

ہال کے باہر پہنچ کر حادیہ اریبہ کو کار میں ہی بیٹھے رہنے کا کہہ کر اندر چلی جاتی ہے جب کہ اسی وقت حیان کی کار بھی آ کر رکتی ہے اور حوریہ حیان اور کنزا کو حارث اور اریبہ کے ساتھ آنے کا کہہ کر اسامہ کے ساتھ اندر چلی جاتی ہے۔ حیان کار سے نکل کر حارث سے گلے ملتا ہے اور پھر وہ دونوں کنزا اور اریبہ کو کار سے باہر آنے میں مدد دیتے ہیں۔

ہال کے دروازے پر پہنچ کر سب سے پہلے حیان اور کنزا اندر داخل ہوتے ہیں۔  
مووی میکر ان کی مووی بناتا ہے۔ کنزا نے حیان کے بازو کو ہاتھ سے پکڑا ہوتا  
ہے اور نقاب کیا ہوتا ہے۔ ان دونوں کے اندر داخل ہونے کے بعد حادثہ اور  
اریبہ اندر آتے ہیں۔ حادثہ نے اریبہ کا ہاتھ پکڑا ہوتا ہے اور اریبہ نے بھی حجاب  
کیا ہوتا ہے۔ حادثہ اور اریبہ، حیان اور کنزا سٹیج پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سب ان  
سے سٹیج پر آ کر ملتے ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد کھانا کھول دیا جاتا ہے اور ان دونوں  
جوریوں کا کھانا سٹیج پر ہی لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے فارغ ہو کر کنزا اور حیان کو  
کنزا کے والدین اور حادثہ اور اریبہ کو اریبہ کے والدین اپنے گھر رسم پوری کرنے  
کے لیے لے کر نکل جاتے ہیں۔ باقی سب بھی باری باری اپنے گھروں کے لیے  
نکل جاتے ہیں۔

اگلے دن مقلادہ کی رسم ہوتی ہے جس میں صبح کے وقت حارث کے گھر والے حیان اور کنزا کے ساتھ جا کر حارث اور اربہ کو گھر لے آتے ہیں اور شام میں حیان کے گھر والے حیان اور کنزا کو آکر لے جاتے ہیں۔

کچھ دن تک تو حیان اور کنزا، حارث اور اربہ کی دعوتیں چلتی ہیں۔ پھر اس کے بعد دونوں جوڑیاں اکٹھی سب سے مل کر دو مہینے کے لیے گھومنے پھرنے کے لیے نادرن ایریاز چلی جاتی ہیں۔

آج ان دونوں جوڑیوں کا نادرن ایریاز میں آخری دن تھا۔ چونکہ کل ان کو دو مہینے ہو جانے تھے اور انھوں نے واپس چلے جانا تھا تو اس لیے یہ آج بازار جا کر سب کے لیے گفٹس خریدتی ہیں۔ شام کو یہ سب بیٹھے انجوائے کرتے ہیں اور مزے مزے والے گیم کھیلتے ہیں۔ پھر دونوں جوڑیاں سونے کے لیے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہیں۔

آج ان سب نے واپس آنا تھا۔ اس وجہ سے دونوں گھروں میں ان کے پسندیدہ کھانے بنوائے جاتے ہیں۔ اسامہ آپ زرا پتہ تو کریں بچے کب تک آئے گے؟ حوریہ نے اسامہ سے کہا۔ میں نے پتہ کیا ہے۔ حیان کہہ رہا تھا کہ ان کو آتے آتے شام کے چھ بج جائے گے۔ اسامہ نے کہا۔ چلیں ٹھیک ہے۔ خیر خیریت سے آئے۔ حوریہ نے کہا اور تیاریاں دیکھنے کے لیے کچن میں چلی جاتی ہے۔

کنزہ اور اریبہ سب پیکنگ کر چکی تھیں۔ اب دونوں نے نقاب کر لیا تھا۔ حارث اور حیان ان دونوں کو لے کر نکل جاتے ہیں۔ کار میں بیٹھتے ہی اپنی اپنی منزل پر جانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رات کے چھ بجے حارث اور اریبہ اپنے گھر اور حیان اور کنزہ اپنے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ سب سے مل کر وہ کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد کمرے میں آرام کرنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔ دوسری طرف حارث لوگ سب سے مل کر اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

رات آٹھ بجے حیان اور کنزا کھانا کھانے کے لیے نیچے ٹیبل پر آتے ہیں اور سب کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے ہیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ چائے وغیرہ پینے کے لیے لاؤنج میں آ جاتے ہیں۔ کنزا باری باری حوریہ اور اسامہ کے لیے کمرے سے جا کر گفٹس لے آتی ہیں۔ پھر حوریہ کو اس کے اور اسامہ کو اس کے گفٹس پکڑا دیتی ہے۔ امی یہ آپ کے لیے اور یہ ابو کے لیے گفٹس لیے تھے۔ پلیز رکھ لیں۔ کنزا نے کہا۔ ضرور ہم رکھیں گے۔ بھی ہماری بیٹی اتنے پیار سے لائی ہے۔ اسامہ نے کہا۔ حوریہ اپنے گفٹس کھولتی ہے تو اس میں ایک پیاری اور خوبصورت سی گرم لیڈی شال ہوتی ہے۔ ایک میں بہت خوبصورت بیگ ہوتا ہے۔ حوریہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہے۔ اسامہ کے گفٹس میں ایک مردانہ شال اور ایک میں خوبصورت گھڑی ہوتی ہے۔ اسامہ بھی بہت خوش ہوتے ہیں اور پھر وہ دونوں کنزا کو شکریہ کہتے ہیں اور اس کی چواءس کی تعریف کرتے ہیں۔

اریبہ اور حارث کھانا کھانے کے لیے جب نیچے آتے ہیں تو اریبہ لاریب اور مرتضیٰ کے لئے گفٹس اوپر سے ساتھ نیچے لے کر آتی ہے اور ان کو لاؤنج میں رکھوا دیتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ لاؤنج میں چائے پیتے ہیں اور اریبہ ان کو ان کے گفٹس دیتی ہے تو وہ گفٹس دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کو شکریہ کہتے ہیں۔

کچھ دن بعد

امی خیر ہے؟ یہ گھر میں اتنی تیاریاں کیوں چل رہی ہیں؟ کنزا حوریہ سے پوچھتی ہے۔ یہ حوریہ اور اسامہ کی شفقت اور محبت ہی تھی جو کنزا ان سے گھل مل گئی تھی۔ اب تو جب تک حوریہ اور اسامہ کنزا کی پیاری پیاری باتیں نہ سن لیتے ان کو گھر خالی خالی محسوس ہوت تھا۔ حوریہ اور اسامہ کو بیٹی کی کمی کنزا کے آنے سے پہلے بہت محسوس ہوتی تھی لیکن کنزا نے آکر ان کی یہ کمی بھی دور کر دی تھی۔ جی بیٹا! خیر ہی ہے۔ اصل میں تمہارے ابو کی منہ بولی بہن آرہی ہیں تو ان



## URDU NOVEL BANK

کے استقبال کے لیے تیاریاں چل رہی ہیں۔ بہت نخرے والی عورت ہیں۔ کچھ پسند نہ آئے تو گھر گھر جا کر باتیں کرتی ہیں۔ اسی لیے کوشش کر رہی ہوں کہ سب پرفیکٹ ہو۔ حوریہ نے جواب دیا۔ ماما! آپ کھانے کی فکر چھوڑیں۔ وہ میں بنا لوں گی اور بیسٹ ہی بنے گا۔ آپ باقی کی چیزیں دیکھ لیں۔ کنزا نے حوریہ سے کہا۔ ویسے کتنے دن رکیں گی؟ آپ بتادیں تاکہ میں پھر اس حساب سے سامان منگوا لوں۔ کنزا نے کہا۔ بیٹا! چار پانچ دن تو رکیں گی۔ اب بس سب اچھا ہو۔ حوریہ نے کہا۔ ماما ڈونٹ وری سب اچھا ہوگا۔ کنزا نے کہا۔ اچھا میں زرا باقی چیزیں دیکھ لوں۔ تم لسٹ بنا لو جو سامان منگوانا ہے پھر منگوا لو بلکہ مجھے لسٹ دے دینا میں لے آؤں گی۔ حوریہ نے کہا۔ جی امی۔ کنزا نے کہا۔ حوریہ باقی چیزوں کی لسٹ بنانے کے لیے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے اور کنزا بھی کھانے کے سامان کی لسٹ بنانے کے لیے لاؤنج میں چلی جاتی ہے۔

کنزاکھانے کے سامان کی لسٹ بنا لیتی ہے اور توریہ کو دے دیتی ہے۔ توریہ سامان لینے کے لیے بازار چلی جاتی ہے۔

توریہ سامان وغیرہ لینے ابھی گئی ہی ہوتی ہے کہ پیچھے سے اسامہ کی منہ بھولی بہن اپنے آوارہ بیٹے اور ماڈرن بیٹی کے ساتھ گھر آ جاتی ہے۔ کنزاکر ان سے ملتی ہے اور ان کا ہال چال پوچھتی ہے۔ پھر ان کے لیے چائے وغیرہ کے انتظامات کرنے کے لیے چلی جاتی ہے۔

کچن میں آکر کنزاکر کے لیے چائے بنانے کے لیے رکھتی ہے اور توریہ کو فون کر کے بتا دیتی ہے کہ وہ لوگ آگئے ہیں۔ توریہ کنزاکر سے کامی طرح ان کو بس کچھ دیر کے لیے سنبھالنے کا کہتی ہے تو کنزاکر کے کہ کر فون رکھ دیتی ہے۔ اتنی دیر میں چائے بن جاتی ہے تو کنزاکر کینیٹ سے بسکٹس اور نمکو وغیرہ نکال کر ایک ٹرے میں چائے کے ساتھ رکھ کر باہر لے جاتی ہے۔

لاؤنج میں آکر کنزا ان لوگوں کو چائے دیتی ہے اور پاس ہی بسکٹس اور نمکو رکھ دیتی ہے۔ جیتی رہو۔ سچ میں ہمیں بہت بھوک لگی یوئی تھی۔ مناہل (اسامہ کی منہ بولی بہن) کہتی ہے۔ شکریہ۔ کنزا نے کہا۔

کچھ دیر بعد حوریہ بھی آ جاتی ہے اور ملازمہ سے کہ کر سامان کچن میں رکھوا دیتی ہے اور باقی کپڑوں وغیرہ کا شاپر اس کو اپنے (حوریہ کے) کمرے میں رکھ کر آنے کا کہتی ہے اور خود ان سے باتوں میں لگ جاتی ہے۔ کنزا اس کے لیے بھی چائے لے آتی ہے اور پھر سب سے اسکیز کر کے کچن مین کھانے کا انتظام کرنے کے لیے چلی جاتی ہے۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

حوریہ ان سے کچھ دیر باتیں کرتی ہے۔ پھر وہ سب آرام کرنے کا کہ کر کمرے میں چلے جاتے ہیں اور حوریہ ملازمہ سے کہ کر ان کا سامان ان کے کمرے میں پہنچا دیتی ہے۔ اس کے بعد وہ کچن میں کنزا کے پاس چلی جاتی ہے۔

کنز بیٹا! اب کھانا کیسے بنے گا اب؟ یہ لوگ تو اتنی جلدی آگئے؟ مجھے بہت ٹیشن ہو رہی ہے۔ حوریہ کہتی ہے۔ امی! امی! ریلیکس ہو جائے۔ سب کچھ ہو جائے گا۔ ابھی ہم وہ چیزیں بنا لیتے ہیں جو جلدی بن جائے۔ میں میٹھے میں رس ملائی بنا کر پہلے ہی فریج میں رکھ چکی تھی کیونکہ اس کا سامان پڑا تھا۔ باقی کباب جو فریز کے ہوئے ہیں وہ تل لیتے ہیں اور بریانی بنا لیتی ہوں۔ سلاد بھی جلدی بن جائے گا۔ میری ساتھ ملازمہ ہے نہ۔ آپ جا کر ریسٹ کریں۔ کنز نے کہا۔ نہیں۔ کچھ چیزیں میں بنا لیتی ہوں۔ کچھ تم بنا لو۔ اس طرح جلدی کام ہو جائے گا۔ حوریہ نے کہا۔ پھر وہ دونوں کھانا بنانا شروع ہو جاتی ہیں۔ تقریباً دو گھنٹے بعد سب کام مکمل ہو جاتا ہے اور کھنا بھی بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں ملازمہ سے کہہ کر کھانا ٹیبل پر لگانے اور سب کو بلانے کا کہہ کر اندر کپڑے چینج کرنے کمرے میں چلی جاتی ہیں۔

ملازمہ کھانا ٹیبل پر لگا دیتی ہے اور سب کو بلانے چلی جاتی ہے۔ اتنے میں حیان اور اسامہ بھی گھر آ جاتے ہیں اور فریش ہونے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔ فریش ہو کر وہ دونوں حویہ اور کنزا کے ساتھ کھانے کے لیے ٹیبل پر آتے ہیں جہاں سب ان کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ حیان اور اسامہ آ کر ان سے ملتے ہیں اور پھر اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ پھر وہ لاؤنج میں بیٹھ جاتے ہیں تو کنزا سب کے لیے رس ملائی لے آتی ہے۔ سب میٹھے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پھر عشاء کی اذان ہو جاتی ہے تو کنزا نماز پڑھنے کے لیے چلی جاتی ہے اور باقی سب بھی نماز پڑھنے کے لیے کمرے میں اور مرد مسجد میں چلے جاتے ہیں لیکن حیان اور شہروز وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں۔

دو دن بعد

کنزا کمرے میں بیڈ کی چادر ٹھیک کر رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں شہروز بغیر اجازت کمرے میں داخل ہوتا ہے اور کنزا کو پیچھے سے پکڑ لیتا ہے اور اس کا حجاب

کھولنے کی کوشش کرتا ہے۔ کنزا خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے کہ حیان کمرے میں آ جاتا ہے۔ اس کو میسج کر کے منال نے بلایا ہوتا ہے۔ جیسے ہی وہ کمرے میں آتا ہے تو شہروز کو کھینچ کر کنزا سے پیچھے کرتا ہے اور اس کو بہت مارتا ہے۔ اس کے بعد وہ کنزا کو بھی کھینچ کر تھپڑ مار دیتا ہے۔ کنزا کیا ہے یہ سب اور تم، تم اس قدر گھٹیا ہو سکتے ہو۔ مجھے اندازہ نہیں تھا۔ کچھ شرم ہوتی ہے یا وہ بھی بچ کھائی ہے۔ حیان غصے سے پہلے کنزا کو تھپڑ مار دیتا ہے اور پھر شہروز سے کہتا ہے۔ اتنے میں گھر والے وہیں آ جاتے ہیں۔ حیان! یہ کیا بدتمیزی ہے؟ کیوں مارا ہی تم نے کنزا کو؟ حور یہ کنزا کو اس سے چھڑوا کر اپنے حصار میں لیتی ہے اور غصے سے حیان سے ہو چھتی ہے۔ امی پوچھیں اس سے۔ یہ شہروز کے ساتھ اکیلے کمرے میں کیوں تھی۔ حیان طیش میں کہتا ہے۔ امی... امی! مجھے تو کنزا نے زبردستی کمرے میں کھینچا تھا۔ شہروز منابل سے کہتا ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے امی۔ یہ جھوٹ بھول رہے ہیں۔ میں ایسا کچھ نہیں کیا۔ میرا یقین

## URDU NOVEL BANK

کریں۔ کنزا حوریہ سے کہتی ہے۔ مجھے یقین ہے تم پر بیٹا۔ میری بیٹی ایسا نہیں کر سکتی۔ حوریہ نے پیار سے کنزا کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔ نہیں مطلب کیا ہے بی بی تمہارا کہ میرا بیٹا ایسا ہے۔ جو خود ہی ایسی ہو اس کی بہو بھی تو ایسی ہی ہوگی نہ۔ مناہل طنز کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ بس آپنی۔ آپ مجھ سے بڑی ہیں اور امی ابو آپ سے بہت پیار کرتے تھے جس کی وجہ سے میں آپ کو یہاں آنے دیتا ہوں ورنہ جو آپ کے شوہر نے میری بیوی کے ساتھ کیا۔ اس کے بعد تو میں آپ کی شکل دیکھنا بھی پسند نہ کروں۔ اسی لیے مہربانی فرما کر ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے نکل جائے۔ اسامہ مناہل کے سامنے غصے سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہتا ہے۔ مناہل منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی اپنے بچوں کو لے کر سارے رشتے توڑ کر چلی جاتی ہے۔

حیان بھی غصے سے کمرے میں آ جاتا ہے۔ کنزا اس کے پیچھے آتی ہے اور اس سے خود یعنی کنزہ پر یقین کرنے کا کہتی ہے۔ حیان غصے سے اس کے بازوؤں کو

جکڑ لیتا ہے اور اس کو جھجھوڑ دیتا ہے۔ تم پر مجھے اتنا غصہ آ رہا ہے نہ کنزا۔ کیوں تم نے خود کی حفاظت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حیان کنزا سے کہتا ہے۔ میرا یقین کریں۔ میں نے پوری کوشش کی تھی لیکن میں ابھی کسی کو آواز دیتی کہ آپ آ گئے۔ کنزا نے روتے ہوئے کہا۔ مجھے معاف کر دیں۔ کنزا کہتی ہے۔ اس وقت مجھے بہت غصہ ہے۔ اس لیے اس پہلے کہ میں کچھ برا کر دوں میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ حیان نے غصے سے کہا۔ کنزا کو وہاں سے نہ ہلتا دیکھ کر وہ خود ہی وہاں سے نکل جاتا ہے۔

visit for more novels:

حیان کے جانے کے بعد اسامہ اور حوریہ کمرے میں آتے ہیں اور کنزا کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کنزا حوریہ کی گود میں سر رکھ کر دل کھول کر رو لیتی ہے۔ حوریہ اس کو چپ کرواتا ہے اور پانی پلاتی ہے۔ کنزا بیٹا! حیان کی طرف سے میں اور حوریہ آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ پلیز ہمیں اور اسے معاف کر دو۔ اسامہ ندامت سے کہتے ہیں۔ ہمیں کوئی بات نہیں۔ آپ معافی نہ مانگیں۔ کنزا



## URDU NOVEL BANK

نے کہا۔ میں اگر آپ کی اجازت ہو تو کچھ دن اپنے گھر چلی جاؤں۔ میرا امی ابو سے ملنے کا بہت دل کر رہا ہے۔ کنزا نے کہا۔ بیٹا! ناراض ہو کر جارہی ہو؟ حوریہ نے تشویش سے کہا۔ نہیں امی ناراض ہو کر نہیں جارہی۔ میں ویسے بھی اس واقعے سے پہلے ہی آپ سے پوچھنے آنے لگی تھی مگر پھر یہ سب ہو گیا۔ کنزا نے کہا۔ ٹھیک ہے آپ تیار ہو جاؤ اور پیکنگ کر لو۔ میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ کر میں آفس چلا جاؤں گا۔ اسامہ نہ کہا۔ پھر حوریہ اور اسامہ باہر چلے جاتے ہیں اور کنزا پیکنگ کرنے لگ پڑتی ہے۔

visit for more novels:  
www.urdu-novelbank.com

پیکنگ کر کے اور تیار ہو کر کنزا بیگ لے کر نیچے آتی ہے اور پھر حوریہ سے مل کر اسامہ کے ساتھ اپنے گھر کے لیے کار میں بیٹھ کر نکل جاتی ہے۔ اسامہ اس کو اس کے گھر کے سامنے اتار کر آفس چلے جاتے ہیں۔

کنزا گھر کے دروازے پر دستک دیتی ہے تو حادیہ دروازہ کھولتی ہے۔ کنزا کو دیکھ کر اس کے گلے لگ جاتی ہے اور اس کو لے کر اندر آ جاتی ہے۔ امی! دیکھیں تو

## URDU NOVEL BANK

کون آیا ہے؟ حادیہ جویریہ کو آواز دے کر کہتی ہے۔ جویریہ کمرے سے باہر آتی ہیں تو کنزا کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں اور اس کو گلے لگا لیتی ہیں۔ کیسی ہو؟ رہنے کے لیے آئی ہو نہ؟ حیان نے آنے دیا؟ جویریہ ایک ہی سانس میں اتنے سوال پوچھ لیتی ہیں تو کنزا اور حادیہ ہنس پڑتی ہیں۔ امی! سانس تو لے لیں۔ اتنے سوال ایک ہی سانس میں۔ میں کہیں جاتھوڑی رہی ہوں۔ ادھر ہی ہوں۔ سب جواب دوں گی لیکن اگر آپ کی اجازت ہو تو میں بھائی اور ابو سے مل لوں۔ کنزا نے کہا۔ ہاں ضرور دیکھو نہ مجھے یاد ہی نہیں رہا۔ تم پہلے فریش ہو لو اور باقی سب سے مل لو۔ پھر جواب بھی دے دینا۔ جویریہ نے کہا اور اس کو اندر کمرے میں لے جاتی ہیں۔ حادیہ کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لیے چلی جاتی ہے۔

کنزا اندر کمرے میں آکر اپنے ابو اور بھائی سے ملتی ہے اور وہیں سعد کو گود میں لے کر بیٹھ جاتی ہے اور اس لاڈیاں کرتی ہے۔ رہنے آئی ہو گریٹا؟ عثمان نے پوچھا۔ جی رہنے آئی ہوں۔ میں ٹھیک ہوں۔ حیان گھر نہیں تھے تو امی ابو کی

## URDU NOVEL BANK

اجازت لے کر آئی ہوں۔ دو چار دن رکوں گی کیونکہ میں اپنے بھانجے بھانجی +  
 بھتیجا بھتیجی سے لاڈ بھی نہیں کر سکی تو ان کے لاڈ بھی خوب اٹھاؤں گی۔ کنزا  
 نے کہا۔ کھانا لگ گیا ہے۔ آجائے سب کھانا کھالیں۔ گادیہ نے کمرے میں آکر  
 کہا۔ چلو بیٹا چلیں۔ علی نے کہا اور پھر وہ کھانا کھانے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلتا ہے۔ پھر وہ قیلوہ کرنے کے لیے کمروں  
 میں چلے جاتے ہیں۔

شام کے پانچ بجے وہ اٹھتے ہیں اور عصر کی نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر شام کے  
 کھانے کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور آج رات کا کھانا ضد کر کے کنزا بناتی  
 ہے۔ ابھی کھانا بنا کر فارغ ہوتی ہے کہ عثمان جو چار بجے اکیڈمی پڑھانے کے لیے  
 گیا ہوتا ہے، گھر میں داخل ہوتا ہے اور فریش ہو کر آتا ہے کہ مغرب کی اذان ہو  
 جاتی ہے تو مرد مسجد میں اور عورتیں گھر میں نماز ادا کرتی ہیں۔ نماز ادا کرنے کے  
 بعد جب عثمان اور علی گھر آتے ہیں تو حادیہ اور کنزا کھانا لگا دیتی ہیں۔ کھانا

کھانے کے بعد کنزا اور حادیہ جب سب کے لیے چائے بنانے کچن میں جاتی ہیں تو کنزا کو زوردار چکر آتا ہے اور پھر وہ بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے۔ کنزا...  
کنزا... امی... ابو دیکھیں کنزا کو کیا ہو گیا ہے۔ بے ہوش ہو گئی ہے۔ حادیہ چیخ کر سب کو آواز دیتی ہے تو عثمان اور علی بھاگ کر کچن میں آتے ہیں اور عثمان کنزا کو اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے جانے کے لیے نکل جاتا ہے۔

پت نہیں کیا ہو گیا ہے میری بچی کو جو اچانک بے ہوش ہو گئی۔ جویریہ روتے ہوئے کہتی ہیں۔ امی وہ ٹھیک ہوگی۔ آپ ٹینشن نہ لیں ورنہ بی پی بڑھ جائے گا۔ حادیہ کہتی ہے۔

visit for more novels:  
www.urduovelbank.com

ڈاکٹر کنزا کا چیک اپ کر کے باہر آتی ہیں تو عثمان اور علی ان کی طرف بڑھتے ہیں۔ ڈاکٹر میری بہن ٹھیک تو ہے نہ؟ عثمان لیڈی ڈاکٹر سے پوچھتا ہے۔ جی، جی وہ بالکل ٹھیک ہیں لیکن کیا وہ میریڈ ہیں؟ ڈاکٹر ان سے پوچھتی ہے۔ جی وہ میریڈ ہے اور ابھی ہماری طرف رہنے کے لیے آئی ہے آج لیکن ہوا کیا ہے؟ وہ میری

## URDU NOVEL BANK

بیٹی ہے۔ اگر کوئی پرابلم ہے تو پلیز بتا دیں ہمیں۔ علی نے کہا۔ جی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ مبارک ہو آپ دونوں کو آپ ماموں اور نانا بننے والے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی ہیں۔ ہم نے ڈرپ لگا دی ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن آپ کو ان کا زیادہ خیال رکھنا پڑے گا کیونکہ وہ کافی ویک ہیں۔ ڈاکٹر ان سے کہتی ہے۔ تو ہم اس کو کب تک گھر لے کر جاسکتے ہیں؟ عثمان نے ہوچھا۔ ابھی وہ ہوش میں ہیں۔ بس ان کی ڈرپ ختم ہو جائے تو آپ ان کو گھر لے کر جاسکتے ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا۔ ڈاکٹر کیا ہم مل سکتے ہیں؟ علی نے پوچھا۔ جی بالکل آپ مل سکتے ہیں۔ آپ میں سے ایک میرے ساتھ آئے تاکہ میں ڈاءت پلان اور میڈیسن لکھ دوں جو آپ ان کو باقاعدہ دیتے رہیں اور ان کا زیادہ خیال رکھیں تو پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ ڈاکٹر نے کہا اور اپنے کبین کی طرف چلی جاتی ہیں۔ جی ڈاکٹر۔ ابو آپ اندر جائے اور میں زرا میڈیسن لے کر آتا ہوں۔ عثمان

کہتا ہے اور ڈاکٹر کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ عثمان کے جانے کے بعد علی بھی اندر اپنی بیٹی کے پاس چلے جاتے ہیں۔

علی اندر داخل ہو کر کنزا کو مبارک باد دیتے ہیں اور سر پر بوسہ دیتے ہیں۔ اتنی دیر میں عثمان بھی میڈیسن لے کر آ جاتا ہے اور کنزا کو مبارک باد دیتا ہے۔ پھر وہ لوگ کنزا کو لے کر گھر لانے کے لیے نکل جاتے ہیں۔ راستے میں جاتے ہوئے وہ میٹھائی بھی لے لیتے ہیں۔

گھر پہنچ کر وہ سب کو کنزا کی خوشخبری کا بتاتے ہیں اور کنزا کو اندر کمرے میں لٹا دیتے ہیں۔ خوشی کی بات سن کر حادیہ اور جویریہ اندر آتی ہیں اور کنزا کا ماتھا چوم کر اور گلے لگا کر مبارکباد دیتی ہیں۔ پھر جویریہ لاریب کو بتانے کے لیے کمرے میں فون لینے چلی جاتی ہیں۔ عثمان اور حادیہ بچوں کو دیکھنے کے لیے کمرے سے چلے جاتے ہیں اور علی بھی کنزا کا ماتھا چوم کر اس کو آرام کرنے کا کہہ کر کمرے سے نکل جاتے ہیں۔

ان سب کے جانے کے بعد کنزا حوریہ کو کال کرتی ہے۔ السلام علیکم! امی کیسی ہیں؟ ابو کیسے ہیں؟ حیان ٹھیک ہیں؟ انھوں نے غصہ تو نہیں کیا؟ کنزہ نے پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں اور تمھارے ابو بھی ٹھیک ہیں۔ حیان بھی ٹھیک ہے اور ابھی تک باہر دوستوں کے ساتھ ہے۔ یہ لڑکا جب بھی غصہ کرتا ہے تو رات کو گیارہ بجے گھر آتا ہے۔ حوریہ نے کہا۔ امی آپ کو ایک بات بتانی تھی۔ کنزا نے جھجھکتے ہوئے کہا۔ ہاں ہاں بیٹا بولو۔ حوریہ نے کہا۔ امی بات یہ ہے کہ..... آپ دادی بننے والی ہیں اور ابو دادا ابو بننے والے ہیں۔ کنزا نے کہا۔ سچ میں؟ حوریہ نے پوچھا۔ جی سچ میں۔ کنزا نے کہا۔ بہت بہت مبارک ہو۔ شکریہ بیٹا اس خوشخبری کے لیے۔ اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا اور پراپر ڈاءٹ اور میڈیسن لینا۔ حوریہ نے کہا۔ جی امی۔ کنزا نے کہا۔ چلو ٹھیک ہے میں زرا فون رکھتی ہوں اور تمھارے ابو اور حیان کو بھی بتاتی ہوں۔ حوریہ نے کہا۔ جی امی۔ اللہ حافظ۔ کنزا نے کہا۔ اللہ حافظ۔ حوریہ کہتی ہیں اور فون رکھ دیتی ہیں۔



تو رپی سے بات کر کے کنزا عشاء کی نماز ادا کرتی ہے اور پھر دوامی کے زیر اثر سو جاتی ہے۔ جویریہ اس کے کمرے میں آتی ہیں اور اس کو سوتا ہوا دیکھ کر سہی سے کمبل دے کر باہر نکل جاتی ہیں۔ باہر جا کر وہ باقی سب کو بھی بتا دیتی ہیں اور پھر سب سونے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

اگلے دن حارث لوگ خوشی کی بات سن کر علی کے گھر آ جاتے ہیں۔ سب سے گلے مل کر وہ اندر کنزا کے پاس آ جاتے ہیں۔ کنزا سے مل کر اور اس کو مبارک باد دے کر اس سے کچھ دیر باتیں کرتے ہیں پھر باہر چلے جاتے ہیں۔ لاریب اور مرتضیٰ کو علی اور جویریہ کے ساتھ کسی کے گھر دعوت پر جانا ہوتا ہے تو وہ لوگ وہاں چلے جاتے ہیں۔ عثمان چھٹی کی بات کرنے کے لیے اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے جبکہ حارث صدقہ دینے کے لیے باہر چلا جاتا ہے۔ اب کنزا کے پاس اندر بس حادیہ اور اریبہ ہی ہوتی ہیں۔



کنزا بھائی کو بتایا؟ حادیہ کنزا سے پوچھتی ہے۔ نہیں میں نے نہیں بتایا۔ کنزا اس کو جواب دیتی ہے۔ لیکن کیوں؟ دیکھو ہر ایک شوہر کو بے صبری سے اس بات کا انتظار ہوتا ہے۔ اب حارث کو ہی دیکھ لو۔ تمہارے ساتھ ہم دونوں کی شادی ہوئی تھی اور میں نے جب اس کو یہ خوشی کی خبر سنائی تھی تو وہ بہت خوش ہوا تھا بلکہ پتہ نہیں کتنے زیادہ پیسے تو اس نے صدقے میں دے دیے تھے اور ایسا ہی عثمان بھائی نے حادیہ کی دفعہ کیا تھا۔ تو تمہیں بھی بتانا چاہیے تھا۔ اب کی بار اربہ بھی ان کی باتوں میں بولتی ہے۔ یار میری ان سے لڑائی ہوئی ہے جس وجہ سے نہیں بتایا۔ باقی امی لوگوں کو بتا دیا تھا۔ کنزا نے کہا۔ کیوں؟ لڑائی کیوں ہوئی تھی؟ اربہ نے پوچھا۔ کنزا اس کو شروع سے لے کر تھپڑ کی بات تک بتا دیتی ہے۔ کنزا اتنا کچھ ہو گیا اور تو نے بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔ کیا ہم تیرے کچھ بھی نہیں لگتے جو تم نے اتنی بڑی بات چھپائی ہم سے۔ حادیہ افسوس سے کہتی ہے۔ یار یہ دونوں میرے گھر ہیں۔ اگر بتا دیتی تو لاریب ماما سے لے کر عثمان

## URDU NOVEL BANK

بھائی تک تم سب پریشان ہو جاتے۔ کنزا نے کہا۔ لیکن... حادیہ ابھی بات کر ہی رہی ہوتی ہے کہ عثمان اور حارث کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ دونوں کنزا کے پاس آتے ہیں۔ کنزا بیٹا! آپ کو کہا تھا نہ کہ کوئی پریشانی ہو یا کوئی بھی بات، وہ آپ ہم دونوں سے نہیں چھپائے گی۔ پھر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ کیوں نہیں بتائی یہ بات۔ عثمان نے کہا۔ بھائی میں آپ لوگوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کنزا نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ حارث پاس آتا ہے تو اریبہ جگہ چھوڑ دیتی ہے اس کے بیٹھنے کے لیے۔ بیٹا! پریشانی کی کیا بات۔ آپ بیٹی کی طرح ہو ہماری۔ ہماری چھوٹی سی گڑیا ہو۔ آپ بس یہ بتاؤ۔ کیوں مارا حیان نے آپ کو۔ بھائی کی جان سچ سچ بتانا۔ نو جھوٹ۔ حارث کہتا ہے۔ کنزا اس کو ساری بات بتا دیتی ہے۔ ساری بات سن کر حارث اور عثمان کو بہت غصہ آتا ہے۔ حارث غصے سے باہر نکل جاتا ہے اور عثمان بھی اس کے پیچھے جاتا ہے۔ باقی سب سر پکڑ کر پیچھے کمرے میں بیٹھ جاتی ہیں۔

حادث حیان کو کال کرتا ہے۔ ہیلو! السلام علیکم! کیا حال ہے جناب؟ مبارک باد دینے کے لیے کاکی ہے تو خیر مبارک۔ دیکھ لے اب اکٹھے بابا بنیں گے۔ حیان کال اٹھاتے ہی شوخ لہجے میں کہتا ہے۔ میں ٹھیک ہوں لیکن لگتا ہے تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی؟ اسی لیے تیرے ساتھ نکاح کے حق میں نہیں تھا۔ تیرے یقین کروانے پر میں نے سب کو راضی کیا تھا اور تو نے اس پر ہاتھ اٹھا کر میرے یقین کو توڑ دیا۔ بہت مایوس کیا ہے تو نے۔ حادث نے غصے اور افسوس کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔ یار میری بات تو سن۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ غصے میں ہو گیا مجھ سے۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا اور گھر آیا تو وہ گھر نہیں تھی ورنہ میں اسی وقت منا لیتا اور معافی بھی مانگ لیتا۔ حیان نے کہا۔ عثمان نے اس کو معاف کیا کہ حادث کو حیان سے سوری کرنے کا کہتا ہے تو حیان منع کر دیتا ہے کہ غلطی اس کی تھی تو

حارث کا غصہ جاوز تھا۔ پھر وہ حارث کو بھی منالیتا ہے اور حارث بھی معاف کر دیتا ہے اور اللہ حافظ کہ کر فون رکھ دیتا ہے۔

لگلے دن حیان اپنے والدین کے ساتھ کنزا کو لینے آتا ہے اور کھانا وغیرہ کھا کر وہ گھر جانے کے نکل جاتے ہیں لیکن جانے سے پہلے اپنے ساتھ لائی میٹھائی ان کو دے جاتے ہیں۔

گھر پہنچ کر کنزا کا اس خوشی میں استقبال کیا جاتا ہے اور اس کو کمرے میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ حیان کچھ دیر بعد کمرے میں آتا ہے اور کنزا سے معافی مانگتا ہے تو وہ معاف کر دیتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نو مہینے بعد

آج کنزا کا آپریشن تھا۔ صبح اچانک کنزا کے پیٹ میں درد اٹھتی ہے تو حیان اس کو ہوسپتال لے آتا ہے۔ اب اس کا آپریشن چل رہا تھا۔ باہر سب اس کے لیے دعا گو تھے۔ چونکہ کچھ دن پہلے اریبہ نے ایک خوبصورت بیٹے کو جنم دیا تھا تو وہ نہیں آ

سکی تھی اور اس کے پاس اس کی والدہ تھیں۔ باقی سب کنزا کے پاس تھے۔  
 حارث، حیان اور عثمان مسجد میں کنزا کے لیے دعا کر رہے تھے۔ باقی سب بھاگ  
 ڈور میں لگے یوئے تھے۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آتی ہے اور ٹوئنز بیسیز  
 کا بتاتی ہے۔ سب بیسیز کو لے لیتے ہیں اور کنزا کی طبیعت کے بارے میں پوچھتے  
 ہیں۔ ڈاکٹر کنزا کے ٹھیک ہونے اور کنزا کے داوؤں کے زیر اثر بے ہوش کا بتاتی  
 ہے۔ کچھ دیر میں اس کے ہوش میں آنے کے بعد سب کو اس سے ملنے کا بتا  
 کر چلی جاتی ہے۔

visit for more novels:  
 www.urdunovelbank.com

کچھ دیر بعد حارث لوگ وہاں آتے ہیں اور نرس کے لا کر پکڑائے گئے بیسیز حیان  
 اور حارث لوگوں کو پکڑا دیتے ہیں۔ حیان بے بی کو کنزا کے ساتھ دیکھنے کا کہہ کر  
 عثمان کو پکڑا دیتا ہے۔ تب تک نرس کنزا کے ہوش میں آنے کا بتاتی ہے تو  
 حیان اندر چلا جاتا ہے۔

حیان اندر داخل ہو کر کنزا کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ پھر باری باری سب اندر آتے ہیں تو حیان حارث سے بے بی کو لا کر کنزا کے سینے پر لٹا دیتا ہے اور پھر عثمان سے بے بی لے کر کنزا کے پاس جاتا ہے۔ پھر وہ دونوں ایک ساتھ اس کو دیکھتے ہیں تو عثمان حیان کو کنزا کے ساتھ بیٹھا کر ان دونوں کی بچوں کے ساتھ ایک دو تصویریں کھینچتا ہے۔ پھر باقی سب بھی باری باری ان دونوں کو مبارک باد دیتے ہیں۔

کچھ دن بعد

visit for more novels:

آج دونوں بچوں کا عقیقہ تھا۔ بیٹے کا نام انھوں نے حارث اور بیٹی کا نام دعا رکھتے ہیں۔ آج ان دونوں کا عقیقہ دھوم دھام سے منایا جاتا ہے اور سب ہنسی خوشی باتیں کرنے لگ پڑتے ہیں۔

ختم شد

میں اس ناول کے اختتام پر بس ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔ میرا مقصد کسی کا مذاق اڑانا یا طنز کرنا نہیں ہے۔ میں اپنے ناول کے ذریعے بس ایک دو باتیں سب تک پہنچانا چاہتی ہوں۔ ایک یہ کہ دیکھیں حجاب وہ پروٹیکشن ہے جو ہمیں اللہ کی نظر میں عزت دیتی ہے کیونکہ جب پردے کا حکم ہوا تھا، اس وقت دنیا کی عظیم عورتوں نے دنیا کے عظیم مردوں سے پردہ کیا تھا تو ہم تو پھر گنگار لوگ ہیں۔ اس لیے یہ ہم مسلم عورتوں کی ایک عظیم پہنچان ہے۔ دوسرا یہ کہ نماز ہم سب کی زندگی کا ایک اہم رکن ہونا چاہئے کیونکہ اس کے ذریعے ہم اللہ سے اپنی محبت بھی دکھا سکتے ہیں اور اس کا اس کی دی نعمتوں کا شکر بھی ادا کر سکتے ہیں۔ باقی اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں معذرت چاہتی ہوں۔ بس اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں۔ میرا مقصد بس حجاب کی اہمیت بتانا تھا اور بی بھی بتانا تھا کہ حجاب ہم سب کو اپنی زندگی کا اہم حصہ بنا لینا چاہئے۔

## URDU NOVEL BANK

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](http://www.facebook.com/groups/NovelBank)

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

[www.instagram.com/pdfnovelbank](http://www.instagram.com/pdfnovelbank)

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)